www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

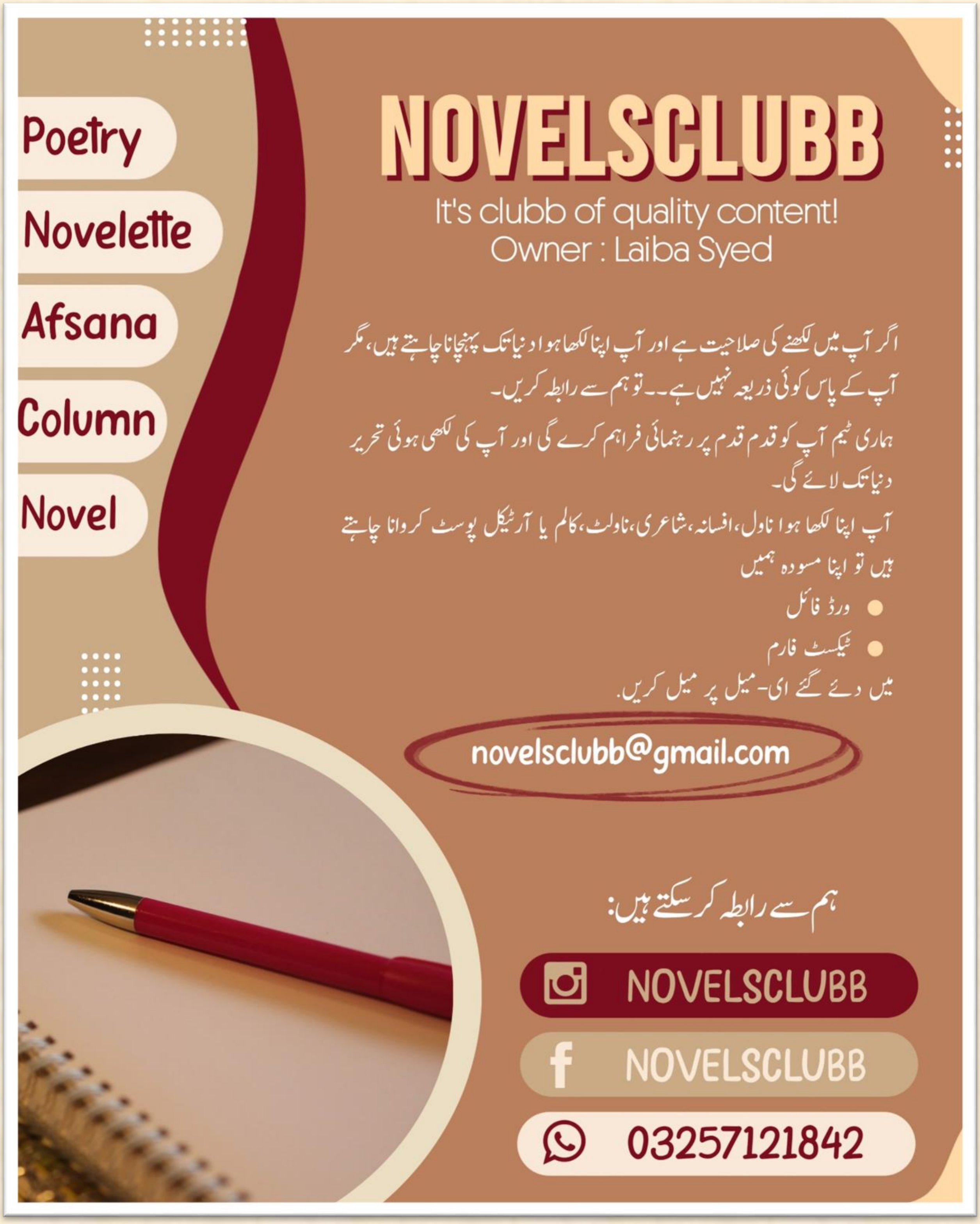
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آھنگِ خوابیدہ
از قلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عریضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آہنگِ خوابیدہ

از قلم عرئضہ بتول

قسط نمبر:6

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کی آغوش سے جو مجھے ڈھانپے ہے،

قطب سے قطب تک سیاہی کی مانند،

میں خدا کا شکر گزار ہوں!

جس نے مجھے ایک ناقابلِ شکست روح دی۔

تقدیر کے سخت پنجوں میں،

نہ کبھی میں کانپا، نہ چیخا۔

اتفاق کی ضربوں کے نیچے،

میرا سر خون آلود ہے، مگر جھکا نہیں۔

اس غصے اور آنسوؤں سے بھرے جہاں کے پار،

ایک سائے جیسا ہولناک منظر چھپا ہے،

پھر بھی برسوں کی یہ دھمکیاں،

مجھے نہ ڈرا سکی ہیں، نہ ڈرا سکیں گی۔

کیا فرق پڑتا ہے کتنا تنگ ہے راستہ،

یا سزا سے بھری ہے تقدیر کی کتاب،

میں اپنی تقدیر کا مالک ہوں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اپنی روح کا کپتان ہوں۔

~WILLIAM ERNEST HENLEY~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج صبح سے یہاں کا موسم کافی پُر سکون اور ٹھنڈا تھا اور اس وقت رات کے سائے میں آس پاس چلتی ٹھنڈی ہوائیں لان میں ہوئے انتظام کو اور بھی رونق بخشتے ہر طرف تازگی بکھیر رہی تھیں۔

ہر کوئی ایک دوسرے سے باتوں میں مگن تقریب سے لطف اندوز ہوتا نظر آ رہا تھا۔

"آغا جان، میں آیا زرا۔۔" داؤد صاحب کو اپنی فیملی کے ساتھ داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھ وہ ان کی طرف بڑھے۔

"اسلام و علیکم! کیا حال ہیں؟؟" دونوں گرمجوشی سے گلے ملے۔

"وعلیکم السلام! میں ٹھیک الحمدللہ! تم بتاؤ تم کیسے ہو مصروف انسان۔۔" داؤد صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ کی مٹھی بناتے ماری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاہاہا! میں بھی ٹھیک اللہ کا شکر ہے، اور میں مصروف انسان ہوں یا تم جسے یہاں بلانے کے لیے بھی مجھے آخر تک کالز کر کر کے یاد دلانا پڑا ہے۔۔۔" احتشام صاحب نے بھی حساب برابر کرنا چاہا۔

”اسلام وعلیکم، کیسی ہیں بھابھی آپ؟ سالگرہ بہت بہت مبارک ہو۔۔“ زینب بیگم کو آتے احتشام صاحب کے برابر میں کھڑے ہوتے دیکھتے کہا۔

”شکریہ! میں ٹھیک، شکریہ آنے کے لیے۔۔“

”کیا بھابھی شرمندہ تو نہ کریں۔۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کی بات پر وہ مسکراتی عالیہ بیگم کی طرف بڑھیں۔

”کیسی ہو تم؟ یاد آگئی دوست کی۔۔“ عالیہ بیگم سے گلے لگتے کہا۔

”ارے!! تم بھولی کب ہو جو یاد آؤ گی۔۔“ اور پھولوں کا گلدستہ ان کی جانب بڑھایا۔

"اماں نہیں آئیں؟؟خیریت؟؟"زینب نے عالیہ سے پوچھا۔

داؤد صاحب کی طرح ان کے سب دوست اور ان کی فیملیز بھی انہیں اماں ہی کہتی تھیں اور بچے دادو کہتے تھے۔

"ہاں بس وہ عرشی آنے پر رضامند نہیں تھی یونیورسٹی سے تھکی ہوئی آئی تھی تو اماں اس کے ساتھ رُکی ہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوہ صحیح صحیح!واقعی بچے بہت تھک جاتے ہیں،میر اسلام کہنا انہیں۔۔ویسے باقی بچے کہاں ہیں اور تحسین بھی نظر نہیں آرہی۔۔"

"تحسین آئی ہے، باہر ہی ہے پتہ نہیں کون دکھ گیا اسے تو ہمیں بھیج دیا یہ کہ کر کہ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں اور زینیہ آئی تو ہے یہ رہی، آگے آؤ میرا بچہ۔۔" زینیہ جوان کے پیچھے کھڑی تھی اسے ہاتھ سے پکڑتے آگے کیا۔

اسلام و علیکم! آنٹی۔" زینیہ نے آگے بڑھتے سلام کیا۔

"ارے ہماری پیاری سی گڑیا بھی آئی ہے! پیچھے کیوں کھڑی تھیں، ادھر آؤ میری جان! کتنی حسین لگ رہی ہے ہماری بیٹی، بلکل اپنی ماں پر گئی ہے۔۔" ان سے گلے ملتے ان کی آخری بات پر بس پھیکا سا مسکرا کر رہ گئی۔

"آئیں اس طرف چلیں، آغا جان کب سے انتظار کر رہے ہیں سب کا۔۔"

''اسلام و علیکم! آغا جان کیسے ہیں؟ داؤد صاحب نے آگے بڑھتے سلام کیا۔

''میں ٹھیک ہوں برخوردار تم سناؤ۔۔''

''میں بھی ٹھیک آغا جان۔۔''

سب آپس میں ملتے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔عینا بھی زبردستی زینیہ کو اپنے ساتھ لے آئی اور وہ اب عینا اور نین کی کمپنی کو کافی حد تک انجوائے کر رہی تھی۔زیادہ بول تو نہیں رہی تھی پر ہوں ہاں میں ہنس کر جواب دے دیتی۔بولتی تو نین بھی زیادہ نہیں تھی اسی لیے بس عینا کی ہی آواز تھی اور یہ دونوں ہنس دیتے یا ایک دو الفاظ میں جواب دے دیتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی ہی دیر میں سب مہمان آچکے تھے، ایاز میر اور فاطمہ میر بھی اپنی بیٹی زیب کے ساتھ اور ابراج ملک بھی میرال کے ساتھ آچکے تھے اور سب دوستوں کی اتنے وقت بعد ہوئی یہ ملاقات اس محفل کو رونق بخشتے ہر طرف خوشیاں بکھیر رہی تھی۔

میرال اور زیب کو بھی عینا اپنی ہی ٹیبل پر لے آئی تھی اور ان بچیوں کی مسکراہٹیں فضا میں بکھرتی ماحول کی رونق میں اضافہ کر رہی تھیں۔

"میرال آپی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔" عینا نے سچے دل سے تعریف کی تھی۔ لگ تو وہ واقعی بہت حسین رہی تھی۔ کیپری پر گھٹنوں سے زرا اوپر آتی ڈھیلی قمیض ور جالی دار دوپٹہ جو کندھے پر ایک طرف جھول رہا تھا۔ بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔

"تھینکس !!" ہلکا سا مسکراتے کہا۔

”ویسے عینا! عکس کہاں ہیں؟ نظر نہیں آرہیں۔۔“میرال کو عکس کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔اسی لیے ادھر ادھر جب نظر گھما کر دیکھنے پر بھی کہیں عکس نظر نہ آئی تو پوچھ لیا۔

”ارے بس آتی ہو ہو نگی۔۔ بڑی ماما کے لیے ایک بہت بڑا سرپرائز پلین کیا ہے انہوں نے۔۔“عینا نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

”اوہ! نائس۔“مسکراتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

”آپی میرا دوپٹہ!!!“عناب نے اترتے گاڑی کا دروازہ بند کر کے زرا آگے ہی بڑے تھے کہ داریہ کی ایک زوردار چیخ پر اس کہ قدم رکے۔

پیچھے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب داریہ صاحبہ کا دوپٹہ گاڑی کے بند دروازے میں پھنسا رہ گیا تھا۔

"اوففف!! داریہ کیا کروں میں تمہارا میری جان!! ڈرادیا اتنی سی بات ہے ابھی نکل جائے گا۔۔" کہتے اپنے پرس میں ہاتھ ڈالا کہ چابی نکال سکے۔

پر بار بار کھنگالنے پر بھی جب چابی ہاتھ نہ آئی تو اس نے داریہ کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید چابی گاڑی میں ہی رہ گئی ہے یا کہیں گر گئی ہے۔۔ مل ہی نہیں رہی۔۔ پر کوئی بات نہیں میں نکال دوں گی ڈونٹ وری۔۔" اس کی بات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ داریہ صاحبہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرتے نظر آئے۔

"نونونو!! نو دری پلیز یہاں اب رونا اسٹارٹ نہیں کرنا دیکھو اتنی بڑی بات نہیں ہے میرا بچہ ابھی آپی نکال دیتی ہیں۔۔" اسے رونے سے باز رکھنا چاہا۔ ورنہ پتہ تھا کہ اس نے جس طرح رونا شروع کر دینا ہے۔ اپنی چیزوں کے بارے میں بہت پوزیسیو تھی وہ۔

ان کی آوازیں سنتے تحسین جو داؤد صاحب کے ساتھ اندر جا رہیں تھیں ان کی نظر ان دونوں پر پڑی اور واپس ہٹنے سے انکاری ہوئیں، اپنی آنکھوں پر یقین کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ ہو با ہو آسمہ کی شکل اس قدر مماثلت کیسے ہو سکتی تھی۔ اگر سامنے کھڑی لڑکی کی عمر چھوٹی نہ لگ رہی ہوتی تو انہیں اس پر یقیناً آسمہ کا گمان ہوتا تھا پر وہ تو کوئی معصوم پیاری سی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ اسے دیکھ تحسین کو کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اپنی ساری زیادتیاں ایک نئے سرے سے یاد آئیں تھیں۔ سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے ان کی طرف بڑھیں۔

"کیا ہوا ہے بیٹا آپ اس طرح کیوں رو رہی ہو؟؟" آگے جاتے داریہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

"امم! کچھ، کچھ نہیں آنٹی وہ بس یہ دوپٹہ یہاں اٹک گیا ہے اور گاڑی کی چابی بھی نہیں مل رہی پتہ نہیں کہاں گم ہو گئی ہے۔۔" عناب نے انہیں دیکھتے کہا اور ساتھ ہی دوپٹہ نکالنے کی کوشش بھی کرتی رہی۔

"اوہو!! گڑیا آپ روئیں نہیں یہ ابھی نکل جائے گا شاباش' چپ ہو جائیں." اسے تسلی دیتے چپ کرانا چاہا جس کی آنکھوں سے دریا رواں تھا۔

نادر کلب
Clubb of Quality Content!

ان کے اس طرح کہنے پر اس نے عناب کو دیکھا منہ بنا کر' اسے ان کا یوں تسلی دینا پسند نہیں آیا تھا۔ وہ ایسی ہی تھی نک چڑھی بلی۔ عناب نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔ جس پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

"ارے غزوان بیٹا' ادھر آؤ میری جان! یہ زرا اس بچی کی مدد کردو۔" غزوان جو اپنی فون کال اٹینڈ کر کے اب اندر جا رہا تھا، ان کے بلانے پر اس طرف آیا۔

لیکن آتے ہی جب اس دشمنِ جاں پر پر نظر پڑی تو کچھ دن پہلے کا واقع یاد آگیا۔ اسے دیکھتے عناب کے منہ کے زاویے بھی بدلے تھے۔ وہ اس کو اگنور کرتا تحسین بیگم کے پاس آیا۔

"جی پھوپھو!!" انہیں کہتا داریہ کی طرف بڑھا۔

"نہیں کوئی ضرورت،، وہ میرا مطلب نہیں پلیز شکریہ پر میں کرلوں گی۔۔" عناب نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

آج اسے پھر اس لڑکی پر غصّہ آیا' سمجھتی کیا ہے یہ اپنے آپ کو ہر بات پر اعتراض۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھتے بلکل اس کے قریب کھڑا ہوا اور دوپٹہ نکالنے لگا۔ زرا ہی کوشش کے بعد دوپٹہ صحیح سلامت نکل چکا تھا۔ جسے دیکھ داریہ کی جان میں جان آئی۔ خوشی سے چہکتے وہ غزوان کی طرف مڑی جو ڈوپٹہ نکالتے فوراً پیچھے ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''تھینکس! بھائی آپ بہت اچھے ہیں، تھینک یو سوچ ہماری مدد کرنے کے لیے اور آپ کو بھی تھینکس آنٹی،اوکے آپی میں جا رہی ہوں اندر۔۔'' مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کرتی وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس پر بس مسکرا دیا۔ داریہ کو اس کا شکریہ ادا کرتے دیکھ اس نے منہ پھیرا تھا اسے اپنی بہن کا اس سے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا اور یہ بات اس کے چہرے پے رقم کوئی اور پڑھ سکتا تھا یا نہیں پر سامنے کھڑا اسید غزوان عالم بہت اچھے سے حرف بہ حرف پڑھ سکتا تھا۔ پر ظاہر کچھ نہ کیا اس نے۔ تحسین بھی اس کے پیچھے ہی اندر بڑھیں۔ انہیں تجسّس ہو رہا تھا کہ یہ لڑکیاں کون ہیں وہ ان کے بارے میں جاننا چاہتی تھیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

''آپ جا سکتے ہیں۔۔'' وہ ابھی تک یہیں کھڑا تھا۔ اسے دیکھ اب عناب کو کوفت ہوئی جو ٹس سے مس نہ ہوتا اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

"شاید آپ شکریہ کہنا چاہ رہی تھیں مس، پر خیر رہنے دیں یہ بتائیں پیر کیسا ہے اب آپ کا؟؟

"طنزیہ انداز میں کہتے جو قدم وہ کچھ دیر پہلے پیچھے لے گیا تھا وہ واپس آگے بڑھائے۔

"میں نے آپ سے مدد کے لیے نہیں کہا تھا مسٹر! اور میری بہن آپ کا شکریہ ادا کر چکی ہے سو پلیز جائیں اب۔۔اور جہاں تک بات میرے پیر کی ہے تو اٹس نن اوف یور بزنس، جا سکتے ہیں اب آپ۔" آرام سے کہتی چابی ڈھونڈنے کے لیے نیچے جھکنے لگی کہ گاڑی کے نیچے دیکھ لے کہیں وہاں نہ گر گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سیدھی کھڑی رہیں!" اس کے جھکنے سے پہلے ہی اتنی روبدار آواز میں بولا تھا کہ وہ چاہ کے بھی مخالفت نہیں کر پائی۔

عالم پیلس کا مغرور شہزادہ، بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، عالم ایمپائر کا مالک سید غزوان عالم پارکنگ لوٹ کی زمین پر ایک گھٹنا ٹیکتے اور دوسرا ذرا اوپر اٹھائے نیچے جھکا اس لڑکی کی گاڑی

کی چابی ڈھونڈ رہا تھا اگر جو کوئی اسے دیکھ لیتا تو صدمے سے بے ہوش ہی ہو جاتا۔ کون نہیں جانتا تھا سید غزوان عالم اور اس کے غصّے کو ایک دنیا کو اپنی نظروں پر چلاتا تھا وہ۔ زرا گرد گورا نہیں تھی اسے اپنے کپڑوں پر اور کہاں وہ آج نیچے جھکا چابی ڈھونڈ رہا تھا۔

کچھ دیر میں اپنی پینٹ گھٹنوں کی طرف سے جھاڑتے کھڑا ہوا اور چابی اس کے آگے کی۔

"لیجیے آپ کی گاڑی کی چابی اور ہاں آئندہ اس طرح جھکتے نہ دیکھوں۔۔" چابی اسے دیتے پیچھے ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ ہوتے کون ہیں مجھے بتانے والے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں' ہاں ؟؟ مسٹر اپنی حد میں رہیں میری خاموشی کو میری کمزوری نہیں سمجھیں۔۔" اسے گھور کر کہتی اندر کی طرف بڑھی۔

”اپنی زبان کے اتنے جوہر دکھانے کے بعد بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ خاموش ہیں‘ نائس! اور جہاں تک بات ہے آپ کو کمزور سمجھنے کی تو بتادوں کہ میں غلط فہمیاں پالنے والا شخص نہیں۔۔“طنزیہ انداز میں کہتے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔اسے گھورتی اندر کی طرف چل دی۔

وہ بھی پیچھے سر دائیں بائیں جھٹکتا آگے بڑھا۔

”اسسلام وعلیکم! آنٹی کیسی ہیں؟؟ہیپیسٹ برتھڈے آنٹی!!“زینب بیگم کے گلے ملتے مسکراتے ہوئے انہیں وش کرتی وہ اسے دنیا کی حسین ترین لڑکی لگی تھی۔

”وعلیکم اسسلام! میں بلکل ٹھیک‘آپ بتاؤ آپ کیسی ہو آنٹی کی جان؟؟شکر ہے آج آپ آگئیں ورنہ پٹائی کرنے والی تھی میں اس دفعہ۔“اسے پیار کرتے کہا۔

"اسلام و علیکم !ہیپی بر تھڈے!" وہ بھی پیچھے سے آگے آیا اور جھک کر انہیں سلام کرتے وش کیا۔ جس پر زینب بیگم نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے سلام کا جواب دیتے دعا دی۔

"کہاں غائب رہتے ہو شہزادے؟؟" آغا جان نے بھی اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

ان کی آواز سنتے انہیں بھی سلام کرتے گلے ملا۔

"کہیں نہیں بس آغا جان، آفس کی مصروفیات میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔" مسکراتے کہا۔

"اور بھئی ہماری بیٹی بھی غائب رہتی ہے؟؟ ہمم؟" پھر عتاب سے بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”بس آغا جان‘آپ کو تو پتہ ہے یونیورسٹی، پھر ٹیوشنز تو اس سب میں وقت ہی نہیں ملتا
۔۔۔“سچ ہی کہا تھا مصروفیت تو واقعی بہت تھی۔

”اوہو! کوئی نہیں میرے مصروف بچے، ارے آپ دونوں کا آپس میں تو تعارف کروایا ہی نہیں ہم نے، یہ احتشام کے دوست داؤد کا بیٹا، سید غزوان عالم ہے اور یہ ہماری چہیتی پوتی عکس کی چہیتی دوست عناب حیدر ہے۔“

دونوں نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔

عناب تو بمشکل ہی مسکرائی تھی، لیکن پھر عالیہ بیگم کو اپنی طرف آتے دیکھ اسے احساس ہوا کہ اسے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

”ارے عناب بیٹے آپ یہاں؟؟“

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آپ لوگ جانتے ہو ایک دوسرے کو؟ تو بتایا کیوں نہیں بیٹا؟" آغا جان حیران ہوتے بولے۔

"امم! نہیں آغا جان، لیکن ان آنٹی کو ضرور جانتی ہوں، ان کی بیٹی جس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے میں وہیں پڑھاتی ہوں اور عرشیہ کی ٹیچر ہوں تو اس سلسلے میں میں عالیہ آنٹی کو جانتی ہوں اور ان سے مجھے یاد آیا بس ایک سرسری ملاقات ہوئی تھی، اسی لیے مجھے یاد نہیں رہا۔" اتنی صفائی سے تو کوئی سچ بھی کیا بولے گا جس صفائی سے محترمہ نے جھوٹ بولا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اس کے اس طرح جھوٹ بولنے اور اجنبی بننے پر اسے غصّہ تو بہت آیا پر ضبط کر گیا۔

"امید کرتا ہوں کہ باقی سرسری ملاقاتوں کی طرح اب یہ سرسری ملاقات نہیں بھولے گی آپ!" کس قدر زہریلہ نظر کرتا تھا یہ شخص۔

وہ بس مسکرا ہی سکی اور وہ کہتے داؤد صاحب کی طرف بڑھ گیا۔آغا جان اس کے انداز پر غور نہیں کر پائے پر عالیہ بیگم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا پر فی الوقت وہ چپ رہیں۔

تحسین بیگم جو کب سے داریہ کو دیکھ رہی تھیں،اب عناب کے پاس آئیں۔

"بیٹے آپ کا بہت شکریہ اس دن میری بیٹی کی مدد کرنے کے لیے،میں اس دن گھر پر نہیں تھی پر مجھے عرشی نے بتایا سب۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے نہیں آنٹی پلیز۔۔"عناب جو بس ابھی آکر بیٹھی تھی،ان کو دیکھتے کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے بیٹھی رہیں پلیز۔۔"اس کو بڑھاتے خود بھی ابھی بیٹھنے لگی تھیں کہ عالیہ بیگم کے بلانے پر معزرت کرتی چلی گئیں۔

عناب کو پتہ نہیں کیوں پر کچھ عجیب سی لگی تھیں یہ۔

-

لان کے پاس گاڑی روکتے، مغرور چال چلتے گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک ادا سے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

وہ بھی خاموشی سے باہر آگئی۔اس کے نکلتے ہی پہلے سے کھڑے گارڈ کی طرف چابی بڑھائی۔

اور خود دونوں آگے بڑھے۔

''جب وہ لوگ بلائے گے تو تم اکیلے اندر جاؤ گے میں تمہارے بعد آؤں گی۔۔'' ابھی کچھ قدم ہی چلے تھے کہ وہ اسے بتانے لگی۔

''کیوں؟ ساتھ جانے میں کیا حرج ہے؟؟'' ایک آئی برو اٹھاتے پوچھا۔

”بس، کہہ رہی ہوں نا! جیسا کہہ رہی ہوں ویسا کرو، ہر بات پر مخالفت ضروری تو نہیں نا!!“ وہ ابھی شاید بہت تھک چکی تھی یا بخار کی وجہ سے جسم میں ہوتے درد کی شدت تھی کہ وہ اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

”تو آپ ایسی عجیب باتیں کرتی ہی کیوں ہیں کہ جس پر میں اعتراض کروں؟؟ بھلا کیوں ساتھ نہیں جانا چاہتیں میرے؟ بے عزتی ہو جائے گی آپ کی میرے ساتھ جانے پر؟ یا آپ کے وقار میں کمی آجائے گی کہ جسے ذلیل و رسوا کر کے نکالا آج اسے خود اپنے ساتھ قدم سے قدم ملا کر لا رہیں ہیں۔۔؟ کہیں کیا وجہ ہے؟“ اب اسے صحیح معنوں میں غصّہ آیا تھا، وہ اس لڑکی پر کبھی آپے سے باہر نہیں ہوا تھا ہر یہ مجبور کر رہی تھی۔

”تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟ اور میں نے نہیں نکالا تھا تمہیں 'تم خود گئے تھے' مجھے الزام نہیں دینا اور ہاں نہیں جانا چاہتی میں تمہارے ساتھ تو نہیں جانا چاہتی، نہیں سمجھتی تمہیں اس قابل۔ اور کچھ؟“ اس کی آخری بات پر اس کا دماغ گھوما۔

''ٹھیک ہے، مرضی آپ کی، شوق سے جائیں اکیلے۔۔''اپنے قدم واپسی کے لیے موڑے۔

''تم مجھے بلیک میل کرو گے؟''اس کی آواز میں کچھ تھا کہ جیسے نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

کہا کچھ نہیں تھا بس خاموشی سے قدم واپس لیتے اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہو گیا۔مٹھیاں بھینچی ہوئیں تھیں۔ماتھے کی لکیریں واضح ہوتی اس کا ضبط ظاہر کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

''اوکے جی'بڑی ماما کیک کٹ کرنے سے پہلے ایک سرپرائز ہے آپ کے لیے،اگر اجازت ہو تو دیں۔۔''سب بچوں نے ایک ساتھ کہا۔

"ارے ہاں بھئی ضرور کیوں نہیں۔۔"زینب بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے آنکھیں بند کریں۔۔"یہ نین کی آواز تھی۔

زینب بیگم نے آنکھیں بند کیں۔

"سرپرائزززز!!"سب ایک ساتھ بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان کے بولنے پر دایان نے قدم آگے بڑھائے،آگے بڑھتے اسے محسوس ہوا تھا کہ کوئی اور بھی تھا جو قدم سے قدم ملاتے اس کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔بنا دیکھے بھی وہ بتا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ چلنے والا کوئی اور نہیں عکس حیدر شاہ تھی۔

اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔عکس کو خود بھی محسوس نہیں ہوا تھا اور وہ اس کے ساتھ ہی اندر کی طرف چل دی تھی۔

ان کے سرپرائز کہنے پر زینب بیگم نے آنکھیں کھولیں اور آنکھوں کا کھلنا تھا کہ بے اختیار سامنے سے آتے اپنی جان سے عزیز بیٹے کو دیکھتے ان کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسوں جاری ہو گئے۔وہ اس کی طرف بڑھیں تھیں،وہ بھی ناں کی جانب آتے انہیں بہت زور سے گلے لگا چکا تھا۔اس کا ماتھا چومتی وہ بس روئے جا رہی تھیں۔

"ہیپی برتھڈے بیوٹیفل! کیا یار ماما کوئی اتنے سال بعد آئے بیٹے کو ایسے روتے ہوئے ویلکم کرتا ہے؟؟اور کتنی دفعہ کہا ہے میں نے کہ اے حسینہ آپ کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے مجھے۔۔چپ ہو جائیں یار۔۔"

انہیں کہتے ان کے ماتھے پر لب رکھے۔ماں جو دیکھ خود کی بھی آنکھیں چھلکی تھیں،جنہیں وہ نا محسوس انداز میں کسی کی نظروں میں آئے بنا صاف کر گیا تھا۔لیکن کوئی تھا جس نے یہ نمی دیکھ لی تھی جسے دیکھ ایک لمحے کے لیے اسے آپ سے آپ ہر غصّہ آیا تھا۔پر میں نے نہیں کیا تھا اسے کہ جائے یہاں سے۔

اپنے آپ کو دلاسے دیتی، اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب خود کی بھی آنکھوں سے چند قطرے گال پر پھسلے تھے۔

"پاگل لڑکے، میری جان مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم آ گئے ہو، کتنا تنگ کیا ہے تم نے ماں کو اندازہ ہے تمہیں، میرا بچہ اب کہیں نہیں جاؤ گے۔۔" ہلکے سے اس کا کان پکڑتے کہا۔ وہاں کھڑے ہر شخص نے ان ماں بیٹے کے پیار کو نم آنکھوں سے دیکھا تھا۔ آغا جان اور سب اس کی طرف آئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے میری پیاری ماما' جیسے آپ کہیں گی ویسا ہی ہوگا، بس خوش!" ان کے آنسو صاف کرتے پھر سے ان کے ماتھے پر پیار کرتے باقیوں کی طرف مڑا اور زینب بیگم نے اپنی چہیتی کو ڈھونڈنے نظر دوڑائی اور اس کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

عکس مسکراتے ان کی طرف آئی۔

"تھینک یو میری جان!"عکس کو گلے لگاتے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"کیا ماما بیٹیوں کو بھی کوئی شکریہ کہتا ہے؟؟"ان کے سینے سے لگتے ہوئے کہا۔

"برخوردار زرا ادھر بھی دیکھ لیں۔۔ہم بھی یہاں کھڑے ہیں۔"آغا جان نے اسے اپنی جانب بلاتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بس کریں آغا جان آپ بھی ماما کی کاپی ہوتے جا رہے ہیں۔۔"ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ بولا۔

"اچھا ابھی بتاتا ہوں۔۔"کہتے اس کے گرد اپنے ہاتھ تنگ کیے۔

"اچھا اچھا آغا جان! یار کیا اب بچے کی جان لے گے۔۔"

مسنوی درد ظاہر کرتا بولا۔

"بھائی ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔۔"

عینا، زوہان، زکی سب نے اس سے باری باری گلے ملے تھے۔

"بس بھئی اب یہ روتی شکلیں نہیں دیکھنی ہیں مجھے، اب تو آ گیا ہوں نا تو صرف ہنستے ہوئے دکھے مجھے میرے یہ چھوٹے چھوٹے بہن بھائی اور تم بھی چڑیل۔" ان سب سے کہتے آخر میں نین کو دیکھتے کہا۔

نین اس کی ہم عمر تھی پر وہ ٹریٹ اسے بھی عین اکہ ہی طرح کرتا تھا۔ دورہ کے بھی آپ ے بہن بھائیوں پر جان چھڑکتا تھا یہ گرم دماغ لڑکا، سامنے والے پر اپنی ایک نگاہ سے وہشت طاری کر دینے والا، گھر والوں پر جان چھڑکتا تھا۔ بس محبت جتانے کے طریقے الگ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھے۔داؤد صاحب، عالیان صاحب، ابراج صاحب اور ان کے گھر والوں سے ملنے کے بعد وہ ماں کے پاس واپس آیا۔

ایک شخص سے وہ نہیں ملا تھا، بس دور سے سلام کرتے پیچھے ہو گیا تھا اور وہ اور کوئی نہیں احتشام صاحب تھے۔اور یہ بات کسی نے نہ صحیح پر عکس اور زینب بیگم نے ضرور محسوس کی تھی اور دونوں کو اس بات سے بہت تکلیف ہوئی تھی۔

چلیں ماما اب چل کر کیک کٹ کرتے ہیں۔۔سب انتظار کر رہے ہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زینب بیگم کے پاس آیا جو عکس کے ساتھ ہی کھڑی تھیں، انہیں اپنے حسار میں لیتے آگے بڑھنے لگا، پھر رُک کر گردن موڑ کر اسے دیکھا اور نا محسوس انداز میں دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑتے دونوں کو لیے آگے بڑھا۔اس کے ہاتھ پکڑنے پر دل تو کیا کہ ایک زوردار تھپڑ کو اس کے گال کی زینت بنا دے پر لوگوں میں تماشا نہ بنانے کی غرض سے ہاتھ کھینچنے خاموشی سے آگے بڑھی۔

وہ ایسا کبھی نہ کرتا پر اسے پتہ تھا شرافت سے وہ آئے گی نہیں اور اتنے لوگوں میں تماشا وہ بنانا نہیں چاہتا تھا۔

ٹیبل کے پاس جاتے، عکس احتشام صاحب کی طرف بڑھی جو زرا فاصلے پر خاموش کھڑے تھے اور انہیں زینب بیگم کے برابر میں لا کر کھڑا کیا۔

سب کی تالیوں اور دعاؤں کے بیچ زینب بیگم نے کیک کٹ کیا۔

Clubb of Quality Content!

"ویسے اپنا گفٹ نہی دیکھے گی ماما۔۔" اپنے ہاتھ میں لیا ایک چھوٹا سا جیولری کیس ان کے آگے کیا۔

اس میں ایک نازک سا بریسلیٹ تھا جس پر ورلڈس بیسٹ ماما لکھا ہوا تھا۔ زینب بیگم کو بہت پسند آیا تھا یہ حسین بریسلیٹ۔

"تھینکس بیٹے، یہ بیت پیارا ہے۔۔" اس سے کہتی دایان کی طرف مڑیں۔

"ہاں بھئی میرا گفٹ؟"

"ہاتھ آگے کریں۔۔" باکس سے نکالتے نازک سی حسین واچ ان کے ہاتھ میں پہنائی جس کے اندر اس کی اور ان کی تصویر کا ہلکا سا عکس تھا۔

"بہت حسین ہے یہ میری جان۔۔"

آغا جان نے انہیں ایک کتاب گفٹ کی تھی۔

کچھ گفٹس ابھی دیکھے اور کچھ بعد کے لیے رکھ دیے کیونکہ کھانے کا وقت ہو رہا تھا۔

جہاں سب بہت خوش تھے وہیں کوئی ایسا بھی تھا جسے عکس حیدر شاہ کو دی جانے والی یہ اہمیت گراں گزر رہی تھی بلکہ زہر لگ رہی تھی اور وہ کوئی اور نہیں بد قسمتی سے اس کی خود کی بہن اور ماں تھے۔ سمایا اور ثانیہ بیگم کے منہ کے زاویے ایک حد تک بگڑے تھے جیسے منہ میں کڑواہٹ گھل گئی ہو۔ اپنی ماں کی اپنے آپ پر پڑتی نظروں کو دیکھ عکس خاموشی سے ان کے بیچ سے نکلتے عناب سب سے ملنے کے بعد عناب کی طرف بڑھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”پیر کیسا ہے اب؟“

”ٹھیک ہے یار، اور تمہارے کیس کا کیا ہوا؟ لیا یا منع کر دیا؟“

"تم اچھے سے جانتی ہو میں ڈر کر پیچھے ہٹنے والوں میں سے بلکل نہیں ہوں اور پلیز کم از کم تم سے میں ان سوالوں کی امید نہیں رکھتی۔۔"عکس اس کے پیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسے ہلکا سا سوجا ہوا لگ رہا تھا۔

"تم کبھی میری بات نہیں سنتی ہو۔۔بہت خطرہ ہے اس کیس میں تمہیں اب تک کتنی تھریٹ کالز آ چکی ہیں تم تب بھی نن،،"

"پیر سوج رہا ہے تمہارا، ڈاکٹر کو دوبارہ چیک کروایا تھا؟؟"اس کی بات بیچ میں ٹوکتے بولی، جیسے وہ کوئی فضول بات کر رہی ہو اور اپنی اہم بات سامنے رکھی۔

"عکس اب تم مجھے غصّہ دلا رہی ہو۔۔"

"اور تم کب کا دلا چکی ہو۔۔"

"یار میرے پاس کچھ نہیں ہے کھونے کو سوائے تمہارے اور داریہ کے تو پلیز اپنے لیے نہ صحیح میرے لیے ہی احتیاط کر لو، چھوڑنے کو نہیں کہہ رہی میں پر اپنی حفاظت کے لیے کچھ دن تک ہی صحیح تم گارڈز رکھ سکتی ہو۔۔اور ان لوگوں کو کم از کم ان کالز کے بارے میں بتا دو۔۔"کس طرح سمجھاتی وہ اس لڑکی کو جس میں اس کی جان بستی تھی۔

"اچھا لے لوں گی جو گارڈز کورٹ کی طرف سے بھیجے گئے تھے،اب خوش؟؟"اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمم !اور سنو کل جاؤں گی میں ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے۔۔"مسکراتے ہوئے کہتے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دونوں ایسی ہی تھیں۔ایک دوسرے کے زخموں کا مرہم بھی اور سکون بھی۔

لیکن کون جانتا تھا کہ اس دوستی کو ابھی کتنی آزمائشوں سے گزرنا تھا۔ہر آزمائش دوستوں کے ساتھ مشکل سے صحیح پر تہ ہو جاتی ہے پر جب یہ ہی دوست آزمائش بن جائے نا تو انسان کھڑے قد سے اس طرح زمین بوس ہو جاتا ہے کہ پھر چاہ کر بھی دوبارہ کھڑا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ بیساکھی کے سہارے بھی نہیں۔

دونوں اٹھ کر عینا اور باقی لڑکیوں کی میز پر آئیں۔

عکس نے اسے میرال سے ملوایا باقی سب تو جانتے ہی تھے ایک دوسرے کو اور پھر سب کی باتیں دوبارہ سے شروع ہو گئیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب کھانا کھا چکے تھے اور آدھے سے زیادہ لوگ تو جا بھی چکے تھے پر شازل تھا کہ ابھی تک نہیں آیا تھا اب مریم بیگم صحیح معنوں میں پریشان ہوئیں تھیں، آخری بات میں اس نے کہا تھا کہ وہ بس پہنچنے والا ہے اور اب دو گھنٹے گزر گئے تھے نہ وہ آیا تھا اور نہ ہی کال اٹینڈ کر رہا تھا، سب بار بار ان سے اس کے بارے میں پوچھتے جا رہے تھے اور سیراج صاحب کو تو ہمیشہ کی طرح اس پر بہت غصّہ آرہا تھا جو ہمیشہ اپنی اس نوکری کی وجہ سے گھر کو نظر انداز کرتا تھا۔

مریم ادھر سے ادھر ٹہلتی آس کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھیں، ماں تھیں' دل دہل رہا تھا بیٹے کے لیے۔ ارزم بھی ابھی تک نہیں آیا تھا، اسے کوئی کام آگیا جس کا اس نے گھر فون کر کے بتا دیا تھا کہ لیٹ آئے گا۔

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس سے بولیں۔

-

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سنسان سڑکیں، ہر طرف پھیلی ہوئی خاموشی کو چیرتی اس کی جیپ شاہ پیلس کی طرف رواں دواں تھی۔ گھڑی رات کے 12 بجا رہی تھی اور اسے جلد ہی گھر پہنچنا تھا پر وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی وقت پر گھر نہیں پہنچ پایا تھا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے اور اس کا شک تب یقین میں بدلہ جب اپنی جیپ کے بلکل پیچھے اسے چار گاڑیاں اور کچھ موٹر سائیکل سوار تیزی سے اپنے پیچھے آتے دکھائی دیے۔

اِس نے اپنی جیپ کی اسپیڈ بڑھائی پر تھوڑی دور جاتے اسے لگا کہ گاڑی کے ٹائر پنکچر ہو چکے ہیں۔ایک لمحے کے لیے تو اسے سمجھ نہ آیا کہ ایسے کیسے اچانک صحیح چلتی گاڑی کے سارے ٹائر ایک ساتھ پنکچر ہو گئے۔

لمحہ لگا یا تھا اسنے سمجھنے میں اور چند سیکنڈ میں برق رفتاری سے جیپ سے نکلتے پاس جلتی اسٹریٹ لائٹس اور اپنا پیچھا کرتی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی ہیڈ لائٹس کا نشانہ لیتے فائر کیے تھے۔اس طرح کہ ہر طرف اندھیرا اچھیل گیا تھا'اور اسی کا فائدہ اٹھاتے وہ اپنا اگلا قدم سوچ چکا تھا۔

سامنے والوں کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہ کرے گا،اس کے لیے تیار نہیں تھے وہ لوگ، فوراًہی سب گاڑیوں سے باہر نکلے،سب نے چہرے پر ماسک پہنے ہوئے تھے۔

آس پاس جھاڑیاں تھیں،ان لوگوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے اس نے اپنی جیپ کی چابی ایک طرف جھاڑیوں میں اچھالی جس سے ان لوگوں کو اس کی وہاں موجودگی کا گمان ہوا اور آدھے لوگ اس طرف اتر گئے اسے ڈھونڈنے اور آدھے وہیں کھڑے اسے ڈھونڈنے

لگے۔ ہر طرف وحشت زدہ خاموشی کا راج تھا۔ چابی اچھالنے کے بعد وہ خاموشی سے زمین پر رینگتے ہوئے اپنی جیپ کی طرف بڑھا، رینگتے رینگتے اسے محسوس ہوا کہ زمین پر ڈھیروں کیلیں بکھری پڑی ہیں، اس کا مطلب یہ سب پری پلینڈ ہے، سب مکمل پلیننگ کے ساتھ ہوا ہے، انہیں پتہ تھا کہ وہ یہاں سے جائے گا جب کہ یہ اس کا ہمیشہ سے آنے جانے والا روٹ نہیں تھا۔ جسم میں چبھتی کیلوں کو نظر انداز کرتا وہ ان پر رینگتے ہوئے جیپ تک گیا، بنا آواز کیے جیپ سے اپنی پسٹلز نکالیں اور کمر کے پیچھے اڑستے کچھ گولیاں نکالتے جیب میں ڈالیں اور سِر پر سر نصب ہوئی گن ہاتھ میں لیتے ایک دفعہ ارد گرد کا جائزہ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وحشت ناک اندھیرا اور اس پر سانسیں ساکن کرتی خاموشی میں ان کی بے رحم آوازیں ایک خوف و حراس کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ پر جو اپنے ملک کے لیے سر پر کفن باندھ کر نکلتے ہیں یہ ان کے لیے سرخ روہی کا وقت ہوتا ہے۔ وہ کبھی موت سے نہیں ڈرتے۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کرتے کھولیں اور موبائل فون کی برائٹنس بلکل بند کرتے دو نمبر زپر مشترکہ کال کی اور موبائل فون جیب میں ڈالا۔ رنگنگ جاری تھی، وہ اسپیکر کی آواز پہلے ہی کم کر چکا تھا

بس یہاں کی آواز وہاں صاف جارہی تھی۔لوکیشن ٹریس کرنا ان لوگوں کے لیے بلکل مشکل نہ تھا۔

-

مہمان سب جاچکے تھے۔سب اپنے اپنے کمرے میں آرام کررہے تھے، مگر مریم بیگم لاونج میں بیٹھی ابھی تک اس کا انتظار کررہیں تھیں۔سیراج صاحب اور حمیرا کے بہت سمجھانے پر بھی سونے نہیں گئیں تھیں۔سب ان ہی کے ساتھ بیٹھے تھے پر بس ابھی کچھ دیر پہلے کسی کی کال آئی تھی کہ شانزل ٹھیک ہے اور کچھ دیر لگ جائے گی اسے نے میں۔اس کا کوئی کانسٹیبل تھا جس نے کال کی تھی تو سب مطمئن ہو کر اپنے کمروں میں جاچکے تھے پر مریم بیگم کا ابھی بھی دل گھبرا رہا تھا کہ یہ ہی بات اس نے خود کیوں نہ کہی۔

جب کافی دیر گزر گئی تو وہ دایان کے کمرے کی طرف بڑھیں، کمرے کا دروازہ ناک کرتے اندر گئیں تو خالی کمرہ ان کا منتظر تھا۔

"سنو! دایان کہاں ہے؟؟" سروینٹ کارٹر میں جاتی ملازمہ کو روکتے پوچھا۔

"وہ جی مریم بی بی 'دایان بھائی تو کہیں گئے ہیں اور کافی دیر ہو گئی انہیں تو گئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا ٹھیک، جاؤ تم سو جاؤ۔۔" اسے بھیجتے خود واپس اپنے پورشن میں آئیں۔

-

"کوئی ہوشیاری نہیں آفیسر بہت برے پھنسے ہو، یہ بھولے سے بھی دماغ میں نہ لانا کے بچ کے نکل جاؤ گے۔۔" کہتے مکروہنسی ہنستا آگے بڑھا۔اور ہاتھ میں لی گن سے ایک ہوائی فائر کیا۔

دو تین بیل کے بعد سامنے سے فون اٹینڈ کر لیا گیا تھااور سامنے بیٹھے لوگوں کو زیادہ دیر نہیں لگی تھی یہاں کی سنگین صورتحال سمجھنے میں۔

"ہیلو! بنا وقت زائع کیے جو لوکیشن میں نے سینڈ کی ہے اس پر جلدی سے بھاری نفری اور ایمرجنسی ٹاسک فورس بھیجیں، ہری اپ 'رائٹ ناؤ!!" بیک اپ کا انتظام کرتے اس نے ان تینوں کو بھی لوکیشن سینڈ کرتے صورتحال سے آگاہ کرتے اپنی پسٹل کمر پر لگائی اور فوراً نکلا۔

اور وہاں اس کی آواز کا سنائی نہ دینا اس کی سانسیں روک رہا تھا، اس وہشی کو یہاں آتے ہی جگا دیا تھا۔سڑک پر اس کی گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔

اور ساتھ ہی ان درندوں کی آوازیں اور ان کی باتیں ان دونوں کے فشارِ خون کو بڑھاتی اپنے لیے دردناک موت لکھ رہیں تھیں۔

"وطن پرستی؟ ہونہہ۔۔۔یہ محض ایک دھوکہ ہے۔ہم حقیقت کو تسلیم کرنے والے لوگ ہیں،افسر صاحب! حقیقت یہ ہے کہ صرف طاقت زندہ رہتی ہے۔" وہ ہنسا،آواز میں زہر بھرا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"محب وطن بننے چلے تھے آفیسر؟ یہاں فرض نہیں بکتے،خواب نہیں بکتے آفیسر، یہاں اگر کچھ بکتا ہے تو وہ ہے طاقت، سلطنت،پیسہ اور یہ سب اپنے آپ سے وفادار ہو کر ملتا ہے،ملک سے نہیں۔۔ باہر آ اور اپنی ہار کو دیکھ۔۔" ایک زوردار قہقہہ ہوا میں بلند ہوا تھا۔

"میں ہاروں گا نہیں۔۔۔ کیونکہ میں اپنے ضمیر سے جنگ نہیں لڑ رہا، میں اس کی قیادت کر رہا ہوں۔"

اس کی بات سن کر اس کے ماتھے کی لکیریں ابھریں، پر اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔ اپنے آپ کو حوصلہ دیتے آگے بڑھا۔

"جتنا وقت ضائع کرو گے، موت اتنی تکلیف دہ ہو گی آفیسر، تمہاری موت لکھی جا چکی ہے، قبر کھودی جا چکی ہے آفیسر افسوس!! بہت سمجھایا تھا نا دیکھو آج اکیلے پڑے ہو!! باہر آؤ!!!!!!!!" سناٹے کو چیرتی ہوئی ان کی آوازیں فضا میں گونج رہیں تھیں۔

مٹھیاں بھینچتے اپنی گن پر گرفت مضبوط کی۔ اور فیول ٹینک پر سپریسر لگی گن سے فائر کرتے وہ جلدی جلدی رینگتے باہر آیا، اسے پتہ تھا کہ اس کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، وہ بہت لوگ

تھے، تھوڑی ہی دور جاتے اس نے اپنی جیب سے لائٹر نکالتے جلایا اور فیول ٹینک سے نکلتے پیٹرول کی طرف اچھالا۔

ابھی وہ لوگ سَپریسر لگی گن کی ہلکی سی آواز پر غور ہی کر رہے تھے کہ اچانک جیپ سے بھڑکتے ہوئے شولے دیکھ سب پیچھے ہوئے ان میں سے تین درندے جل کر راکھ ہو گئے تھے،ایک افراتفری کا سماں تھا' وہ سب اب پیچھے کی طرف بھاگے' کیونکہ آگ پھیلتی جا رہی تھی اور شانزل دوسری طرف تھا، سیدھے کھڑے ہوتے اس نے اپنی کمر سیدھی کرنی چاہی، پورے جسم سے اس کے خون رِس رہا تھا پر ہمت کرتا کھڑا ہی ہوا تھا کہ جو لوگ جھاڑیوں میں اندر اسے ڈھونڈنے گئے تھے وہ شانزل کی طرف سے آتے اس پر جھپٹ چکے تھے۔ایک داؤ لگاتے شانزل نے اپنے پاؤں پر پورا گھومتے ان سے اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہوا۔

اور آزاد ہوتے ہی اپنے دائیں ہاتھ پر کھڑے شخص کو ایک زوردار مکا جڑا تھا جس کی وجہ سے اس کی ناک سے ایک خون کی لکیر بہی تھی۔اتنی دیر میں بائیں جانب سے ایک آدمی لوہے کی راڈ لے کر آتے فل طاقت سے اس کے سر پر مارتا کہ وہ گھوما اور ایک زوردار ٹانگ اس کے منہ پر ماری۔اس بے قابو شیر کو دیکھتے وہ سب پاگل ہونے کے درپہ تھے،ایک دوسرے کو

اشارہ کرتے سب نے ایک ساتھ اس پر حملہ کرتے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی، اتنے میں ایک آدمی نے پیچھے سے آ کر لوہے کی راڈ پوری طاقت سے اس کے سر پر ماری۔

یہاں پر اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ زمین بوس ہوا۔

"آفیسر یہ صحیح نہیں کیا تو نے، تجھے موقع دیا تھا کہ ساتھ مل جا پر نہیں تجھے سیدھے اور سچے راستے پر چلنا تھا نا؟ کہا تھا نا چلا کی نہیں، اب ایک اذیت ناک موت مرنے کے لیے تیار ہو جا۔۔"

"ڈرتا وہ ہے جس کا یقین کمزور ہو۔۔اور میرا یقین میرا ہتھیار ہے، سچ کی راہ کانٹوں بھری ہے، مگر قدم رکیں تو منزلیں شرمندہ ہو جاتی ہیں۔۔میری موت بھی عزت کی ہے میری زنگی بھی، تیری زندگی بھی ذلت اور تیری موت بھی ذلّت۔۔۔" سر پر شدید چوٹ کے باوجود جس سے خون بہہ رہا تھا وہ بولنے سے باز نہ آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس ملک کو کھاتے گدھ کی باتیں فون پر سنتے ان دونوں کی آنکھوں میں خون اترا تھا پر شانزل کی بات پر دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

سر کو تھامتے زمین سے اٹھنا چاہا۔ کہ پیچھے سے آکر کسی نے پھر اسے نیچے دھکیلا۔

"بہت گرمی ہے نا تیرے خون میں، آج تیری گرمی نکالوں گا صبر کر۔۔" اس کے پیٹ پر ایک مکا مارتے کہا۔

چار لوگوں نے اسے پکڑتے زمین سے لگایا ہوا تھا۔

اس کی بات پر اکشم میر نے دانت بھینچتے اپنی گاڑی کی رفتار آخری حد تک بڑھائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باندھو سالے کو، تیری حب الوطنی ہمارے لیے ایک مذاق ہے، آفیسر! بہت محبت ہے نا اس زمین سے، چل تجھے اسی میں بھیجتے ہیں۔۔"اس کو باندھتے زمین پر پھینکا۔زنجیروں سے باندھنے کے باوجود وہ پوری طاقت لگا رہا تھا آزاد ہونے کی اور اس کی آنکھوں میں موجود سلگتے انگارے ان درندوں کو جلتی بھٹّی میں دھکیل رہے رھے۔گھٹنوں کے بل کھڑا ہوتے مکمل اٹھنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہو رہا تھا۔

"جان دینا آسان ہے، اصول نبھانا مشکل۔۔اور میں نے وہ مشکل راستہ چنا ہے جسے تاریخ سنہری لفظوں میں لکھے گی۔ یہ لڑائی صرف میری نہیں، ان سب کی ہے جو اپنے بچوں کو آزاد سانس لیتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔جنہیں تم زہر کی وادی میں دھکیلنا چاہتے ہو، مجھے مارنے سے کیا لگتا ہے جیت جاؤ گے؟ نہی میرے جیسے بہت ہیں، میں نہیں کوئی اور ہو گا۔۔"

اس حال میں بھی کہتے فضا میں اس کا قہقہہ گونجا تھا۔جسے سنتے ان دونوں کے لبوں پر بھی ایک فخریہ پر تکلیف دہ مسکراہٹ آئی تھی۔

”مارو سالے کو، کھڑا تو ہوا نہیں جا رہا اپنے پیروں پر اور سالہ ہنستا ہے! ابھی بھی اکڑ ختم نہیں ہوئی، تجھے ایسے نہیں ماروں گا، تجھے اذیت دے دے کر ماروں گا۔۔“میلے لمبے 'گھنگریالے بالوں والا وہ آدمی بولا جس کی شکل سے ہی حیوانیت جھلک رہی تھی۔

اس کے کہتے ہی تین لڑکوں نے ایک ساتھ اس پر لاتیں برسانا شروع کر دیں۔ان کی لگاتار لاتیں مارنے سے ایک خون کا فوارہ نکلا تھا اس کے منہ سے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

بہت ضبط کے باوجود آخری وار پر اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی۔جسے سنتے فون پر موجود لڑکوں کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔

”دیکھ یہ ہے وہ زہریلا مادہ جو ہم تیرے ملک کے بچے بچے کے جسم میں خون کی طرح ڈال دینا چاہتے ہیں۔۔“

سفید پاؤڈر نما مادہ اس کے چہرے کے قریب لے جاتے ہنستے ہوئے کہا۔

شانزل نے حقارت سے اسکی طرف دیکھا۔

پولیس کی نفری سے پہلے ہی دایان حیدر شاہ یہاں پہنچ چکا تھا، اپنی گن سے وہ بہت ہی پھرتیلی اور چالاکی سے چار کو تو جہنم واصل کر چکا تھا۔ گن میں سپریسر لگا ہونے کی وجہ سے آواز زیادہ نہیں تھی۔ ابھی آگے بڑھتا کہ کسی نے اسے پیچھے سے پکڑا، لیکن اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو چکا تھا۔ دایان نے پیچھے مڑ کر اپنی مدد کرنے والے کو دیکھا اور اتنے سالوں بعد اپنے سامنے اکثم میر کو دیکھ رُکا پر کہا کچھ نہی، ابھی اس سب کا وقت نہیں تھا، ابھی بھی وہاں بارہ آدمی تھے۔ دونوں آگے بڑھتے جا رہے تھے اور ان لوگوں کو خاموشی سے مارتے، اخر کار انہیں شانزل دکھا، اُس کی حالت دیکھ دونوں کی کنپٹیاں سلگی تھیں۔ دایان تیزی سے آگے بڑھنے لگا جسے دیکھ اکثم نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑتے روکا اور دانت بھینچتے بولا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

”یہ ہی یہ ہی غصّہ ہے تم لوگوں کا جو تم لوگوں اور میرے لیے مشکل بن جاتا ہے، ہوش سے کام لو وہاں لوگ دیکھو کتنے ہیں۔۔ وہ جو وہاں پڑا ہے نا اس حالت میں ابھی زندہ تک نا ہوتا پر اپنی عقل کا استعمال کیا ہے اس نے، اسے زائع مت کرو۔۔“ اسے اپنی طرف گھسیٹتے پلین سمجھانے لگا۔ اتنی دیر میں وہ تینوں بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ پانچوں نے مل کران کے زیادہ تر ساتھیوں کو توموت کی نیند سلا دیا تھا۔ بس اب وہاں موجود وہ چھ لوگ بچے تھے جو شانزل کے ارد گرد تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”ارے ارے اتنا غصّہ، آ تجھے بھی آج اس کا ٹیسٹ چیک کروائیں بس تیرے لیے طریقہ دوسرا ہوگا۔۔“ کہتے وہ زہریلہ مادہ مٹھی بھر بھر کے اس کے خون بہتے زخموں میں بھر دیا۔

درد کی انتہا ہوئی تھی، روح چیر دینے والی ازیت پر اس کے منہ سے برداشت کے باوجود دل خراش چیخیں نکلی تھیں۔

ایسا لگتا تھا کہ اب روح پرواز کر گئی کہ تب۔

اس آدمی کے اس عمل پر ان دونوں نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں بند کیں تھیں۔

”آفیسر بہت مہنگا پڑ گیا تجھے تیرا یہ ضمیر۔۔“ ابھی وہ کہتا پھر اپنا عمل دوہرانے والا تھا کہ پیچھے سے آتے اکشم نے اس پر گن تانی، اور دایان نے دوسری طرف سے آتے شانزل کو اٹھاتے اس کا ڈھلکتا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔ جس کی آنکھیں اب بمشکل ہی کھل پا رہی تھیں۔ اس کے سر کو اپنی گود میں رکھتے اسے اپنے ہاتھ پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا، اس کے سر سے جانے کتنا خون بہہ چکا تھا اور کتنا ہی ابھی بھی بہہ رہا تھا' اس نے فوراً اپنی شرٹ اتراتے اس کے سر پر باندھی تھی جس سے اس کے منہ سے ایک درد سے چور کراہ نکلی تھی۔

سینہ اور منہ بھی خون سے تر تھا، پورے بدن سے رستا خون ان سب کے حواس معطل کر رہا تھا، جگہ جگہ لگے گہرے زخم اور ان میں لگا وہ سفید زہریلا مادہ ان سب کو آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

پولیس کی بھاری نفری بھی وہاں پہنچ چکی تھی سب کو پکڑ لیا گیا تھا۔

"شانزل اا، ااٹھ، اٹھ! شانزل د، دا،،، دیکھ یار میں آگیا ہوں اٹھ،، اٹھ نا!! آنکھیں کھ،، کھول پلیز یار دیکھ مزاق کا وقت نہیں ہے۔۔ یہ اتنی زیادہ چوٹ تھوڑی نا ہے کہ تو بول ہی نہیں رہا ہے ک، کچھ، گا، گا،، گاڑ،، گاڑی، کوئی گاڑی،، لاؤڈیم ااااٹ!!!" یمان کی طرف دیکھتے وہ دھاڑا تھا۔ اس کے کندھے کو چھوتا، کبھی اس کے چہرے کو چھوتا، وہ اپنے آپ میں نہیں لگ رہا تھا، الفاظ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"بھ،، بھا، بھائی پلیز،، پلیز آن، انکھ،، آنکھیں کھولیں بھائی، آنکھیں کھولے رکھیں یار س، سا،، سر، سر پر چوٹ آئی ہے آپ، آنکھیں کھولے رکھیں۔۔۔" غازی اس کر سر کو بار بار چھوتے 'ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں جانے اسے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

سب اسے سونے نہیں دینا چاہتے تھے 'اس کے سر پر بہت گہری چوٹ آئی تھی۔ اور وہ تھا کہ اس سے اپنی ادھ کھلی آنکھیں کھولنا محال ہو رہا تھا، ایک بوجھ سا پلکوں پر محسوس ہو رہا تھا۔

اکشم نے اس آدمی کو خود پولیس کی جیپ میں دھکیلا تھا اور اتنی زور سے دھکیلا تھا کہ اسے ایسا لگا جیسے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔

”تجھے بہت جلد پتہ چلے گا کہ تو نے کیا کیا ہے' اپنی موت کی دعا مانگے گا تو اپنی موت کی، دعا کیجیو کہ اسے کچھ نہ ہو ورنہ تجھے موت بھی نہیں ملے گی اور یقین کر تو اگلے کچھ گھنٹوں میں گڑگڑا کر موت کی بھیک مانگے گا۔۔۔“ اس کے کان کی طرف جھکتے غرّا کر کہا۔

Clubb of Quality Content!

”مسٹر؟ آپ قانون کو ہاتھ میں لے رہے ہیں ہمارا کام ہے ہمیں کرنے دیں۔۔“ انسپیکٹر نے اسے کندھے سے پیچھے دھکیلا۔

جس پر ایک قہر برساتی نگاہ ڈالی تھی اکشم نے اس پر، جسے دیکھ وہ فوراً گاڑی میں بیٹھتے نکلا۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے تو شاید ہاتھ تو کیا نگاہ بھی نا اٹھا پاتا۔

شانزل کی سانسیں بہت مدھم چل رہیں تھیں، وہ نیم بے ہوشی میں تھا اور اس کو اٹھا کر رکھنا بہت ضروری تھا پر وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہا تھا۔ بار بار بند ہوتی اس کی آنکھیں اور روانی چھوڑتی اس کی دھڑکنیں، ان سب کے چہرے کا رنگ اڑا رہیں تھیں۔

اتنی دیر میں ایبی گاڑی لا چکا تھا۔

"چل اٹھا جلدی کر' آ گیا ایبی گاڑی لے کر تینوں نے مل کر اسے گاڑی میں لٹایا۔۔" اس کو لٹاتے ان لوگوں کے ہاتھ کانپ رہے تھے، اکشم ایبی کے ساتھ آگے بیٹھا اور دایان شانزل کو سنبھالتا پیچھے۔ جبکہ غازی اور یمان اپنی اپنی ہیوی بائیکس پر گاڑی کے آگے آگے تھے۔ ان کی بائیکس اور گاڑی ہوا سے باتیں کر رہیں تھیں۔ غازی اور یمان تیزی سے راستہ کلیر کرتے جا رہے تھے۔

"مجھے دیکھ یار، ابھی تو آیا تھا میں، دیکھ بس آنکھیں تھوڑی سی کھولے رکھ اور مجھے دیکھتا رہے اور یہ جو سانسیں ہیں نا یار زرا ان کی رفتار بڑھا بہت آہستہ چل رہیں ہیں، مارے گا کیا مجھے

ہارٹ اٹیک سے۔۔آنکھیں کھول یار پلیز، آنکھیں بند نہ کر۔۔" اسے جگانے کی کوشش کرتا پتہ نہیں کیا کیا کہہ رہا تھا۔

"یار شانزل اسے چھوڑ مجھے دیکھ، دیکھ میں کتنی تیز ڈرائیونگ کر رہا ہوں!! مجھے ڈانٹے گا نہیں، روکے گا نہیں اور وہ دیکھ ان دونوں کو کتنی تیز بائیک چلا رہے ہیں۔۔دیکھ ناڈیمم اٹھ!!!!۔۔" کہتے زور سے اپنا ہاتھ اسٹیرنگ ویل پر مارا۔

"اکشث،، ثمم،، اکشم بھ،، بھاا،، بھا، ئی، اننن،، انہیں سمجھ،، امج،، سمجھائیں نا،، مجھھ،، مجھے نن، نی،، نیند آرہی ہے،، نیند!!" اس نے بہت مشکل سے ایک گہری سانس لیتے کہتے آنکھیں بند کیں تھیں۔اس کی بات سنتے ان دونوں کے ساتھ ساتھ کمال ضبط کے باوجود اکشم کی بھی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا۔وہ تینوں کچھ کہہ نہیں پائے تھے، اس کے ایک جملے نے ان تینوں کے الفاظ سلب کر دیے تھے۔

”گاڑی تیز چلاؤ اور تیز ززز ڈیم اٹ ٹٹ!!!“ اب کے اکشم بولا تھا۔

اگلے دس منٹ میں وہ لوگ اسپتال کے سامنے تھے۔

اسے آئی سی یو میں لے جایا جا چکا تھا، گھر پر اطلاع دے دی تھی۔

”اسے کچھ ہونا نہیں چاہیئے۔۔“ دایان دھاڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”ورنہ اس اسپتال کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا، یاد رکھنا۔۔“

”آگ لگا دوں گا اس اسپتال کو ڈیم اٹ ٹٹ۔۔ کچھ بتاتے کیوں نہیں ہو کب سے اندر باہر کر رہے ہو۔۔“

"اگر اب آپ لوگ چپ نہ ہوئے تو انتظامیہ کو بلوا کر باہر پھینکوا دوں گا سب کو۔۔" آخر تنگ آتے ڈاکٹر بولا۔

اس کی بات پر چاروں نے اکثم کو دیکھا تھا، جیسے کہنا چاہ رہے ہوں کہ سمجھا دیں یا پھر ہم بتائیں کہ ہم کون ہیں۔۔

سارے اپنے آپے میں نہیں تھے، ایک کے بعد ایک' اندر باہر آتے جاتے ڈاکٹرز اور نرسز پر چلا رہا تھا۔

"جانتے ہیں؟ آپ کس سے بات کر رہے ہیں ڈاکٹر؟؟ سوچ سمجھ کر بولا کریں ہر کوئی میرے لڑکوں جتنی، اتنی طاقت رکھنے کے بعد بھی ان کی طرح خاموش نہی رہے گا، شکر منائیں کہ میں کھڑا ہوں۔۔ آپ دیکھ رہیں ہیں کہ جو اندر گیا ہے وہ ان کا بھائی، ان کا دوست ہے اور

Clubb of Quality Content

بہت ہی کریٹیکل کنڈیشن میں ہے توان کا یہ ردِ عمل ہے، آپ تو اپنے ہوش و حواس میں ہیں نا؟؟آپ کا ردِ عمل کس طرح لیا جائے؟؟"ڈاکٹر نظریں جھکا گئے تھے۔

"اور تم لوگ وہاں جا کر بیٹھو، اتنا کمزور نہیں ہے وہ، ٹھیک ہو جائے گا۔۔اللہ کی زات پر کامل یقین رکھو گے تو موت کے منہ سے بھی واپس آجائے گا وہ۔۔"ان سے کہتے ان ہی کے برابر میں جا کر بیٹھ گیا۔

اکثم کو بھی اندر بیڈ پر لیٹے وجود کی تکلیف کا اندازہ تھا اور وہ ان ہی سب کے جیسے احساس سے گزر رہا تھا۔

Clubb of Quality Content!

گھر سے احتشام صاحب، سیراج صاحب اور مریم شاہ بھی یہاں پہنچ چکے تھے، مریم شاہ رو رو کر ہلکان ہو رہیں تھیں پر آنے پر بضد تھیں، عکس بھی ان کے ساتھ آئی تھی۔ سب بہت پریشان تھے۔ کہاں گھر میں آج اتنا خوشی کا سماں تھا اور اچانک یہ خبر پہاڑ کی طرح ٹوٹی تھی سب پر۔

عکس نماز پڑھنے والے کمرے میں بیٹھی فجر کی نماز پڑھ رہی تھی، نماز ختم کرتے اب تصبیح اٹھائی تھی پڑھنے کے لیے کہ اپنے برابر میں کوئی بیٹھتا محسوس ہوا۔

"یار! دعا کریں کہ میرا بھائی ٹھیک ہو جائے، مجھے نہیں پتہ تھا کہ میرا اتنا برا حال ہو گا اس کے بنا، جب بھی میں اس کی بات نہیں مانتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مر جاؤں گا تو پتہ چلے گا" تب میں نے کبھی اس کی بات کو سیریس نہیں لیا، پر اب جب وہ اس حالت میں ہے تو اس کی وہ ہی باتیں مجھے کسی بھیانک خواب سی لگ رہی ہیں، آپ کو پتہ ہے ہم سب میں کسی ایک کو بھی کچھ ہوا نا تو سب بکھر جائے گے، آپ تو سمجھ سکتی ہیں نا میرا دکھ، اسی دکھ کی وجہ سے تو آپ اجنبی ہوئیں ہیں، پلیز مجھے بد دعا نہیں دیجیے گا، دعا دے دیں۔۔۔" وہ اس کے برابر میں بیٹھا جانے کیا کچھ کہہ رہا تھا۔

''میرا ابھی بھائی ہے وہ، کچھ نہیں ہو گا اسے دیکھنا ابھی ڈاکٹر آکر اچھی خبر سنائے گے خدا پر بھروسہ رکھو اور ہاتھ اٹھاؤ تم خود دعا کرو! اور بددعا تو میں نے کبھی کسی کو نہیں دی، اور جہاں تک بات ہے دعا کی تو میری دعاؤں میں اثر نہیں ہے، مجھ سے نہیں بولو ایسے وقت کی دعاؤں کا، آخری بار بابا کے لیے کی تھی۔۔ اور تم جانتے ہو۔۔ چلو ہاتھ اٹھاؤ۔۔'' تصبیح ختم کرتے اس نے کہا۔

وہ اس کے ساتھ ہاتھ اٹھا گیا اور دعا کرنے لگا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

''چلو باہر چل کر بیٹھتے ہیں، یہ عورتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے، عورتیں بھی آنا شروع ہو گئی ہیں۔۔'' دونوں باہر آئے، یہ اتنے سالوں بعد ان کی پہلی پُر سکون بات ہوئی تھی۔ کیسی پریشانی میں پُر سکون بات ہوئی تھی۔

رات سے صبح ہو چکی تھی کئی گھنٹے گزر چکے تھے، ڈاکٹر باہر آئے۔

عکس نے سب کو چائے اور بسکٹس لا کر دیے تھے مشکل سے ہی کسی نے بسکٹ کھائے تھے ہاں چائے سب نے پی لی تھی۔

ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ سب اٹھے۔

"کیسا ہے میرا بھائی؟؟" دایان آگے بڑھا، وہ سب بھی آگے آئے تھے۔سب کے چہروں سے ہی بے چینی جھلک رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بولتے کیوں نہیں ہو ڈاکٹر؟؟"

"آپ بولنے کا موقع تو دیں سر۔۔"

ڈاکٹر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"پیشنٹ خطرے سے باہر ہے، پر ابھی کچھ دن تک وہ انڈر اوبزرویشن رہے گے، ان کے سر پر بہت گہری چوٹ لگی ہے، زخم بہت گہرے ہیں اور بہت گہری اندرونی چوٹیں بھی آئیں ہیں، ابھی تو وہ پین کلرز کی وجہ سے غنودگی میں ہیں، لیکن ہوش میں آنے کے بعد خیال رکھیے گا کہ ان سے زیادہ باتیں نہ کریں، وہ زیادہ نہ بولیں۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر سب کے چہروں پر اطمینان اترا تھا۔ مریم بیگم کے ہونٹ بے ساختہ ملتے، خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں تو وہ نہ بولیں نا، ہم تو بول سکتے ہیں تو بس باتیں بھی ہو سکتی ہیں۔۔" یمان فوراً ڈاکٹر کی بات کاٹتے اپنے مطلب کی بات بولا۔ لیکن اکشم کی گھوری پر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔

"تھینک یو! مسٹر اکثم میر! ہو سکتا ہے کہ ہوش میں آنے کہ بعد وہ فوراً موونہ کر پائیں، کچھ وقت لگے گا انہیں ریکور ہوتے 'انہیں کمپلیٹ ریسٹ کی ضرورت ہے یہ تو آپ سب کی دعائیں ہیں ورنہ ان کے سر پر جس قدر تیز آلے سے وار کیا گیا ہے، وہ کوما میں جا سکتے تھے' بہت ہمت والے ہیں۔۔۔"

سنتے دایان نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"ہم کب تک مل سکتے ہیں؟؟" غازی کی زبان کب خاموش رہ سکتی تھی بھلا۔

Clubb of Quality Content!

"جب انہیں ہوش آجائے تب۔۔" اسے گھورتے ہوئے بولے اور آگے بڑھ گئے۔

"ہونہہ!!"

وہ بھی انھیں گھورتا رہ گیا۔

-

نرس نے باہر آکر ابھی انہیں شانزل کے ہوش میں آنے کا بتایا تھا جس پر سب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک ساتھ اندر چلے جائیں، پر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ایک ایک کر کے ہی شانزل سے ملاقات کی جا سکتی تھی۔ تو اب سب شکلیں دیکھ رہے تھے ایک دوسرے کی۔

"بڑے پھوپھا! آپ پھوپھو کو لے کر اندر جائیں اور شانزل سے مل آئیں ہم بعد میں مل لینگے۔" عکس نے سیراج صاحب اور مریم بیگم سے کہتے سب کی یہ پریشانی بھی ختم کی۔ جبکہ اس کی اس بات وہاں کھڑے سب لڑکوں نے اسے گھورا تھا جو کل رات سے وہیں بیٹھے تھے ذرا سا ہلے تک نہ تھے، اتنا بھی نہیں کہ کیفے تک ہی ہو آتے۔

-

گھر میں بھی سب تک اس کے خطرے سے باہر آنے اور ہوش میں آنے کی خبر پہنچ گئی تھی۔ سب نے شکرانے کے نفل ادا کیے تھے اور زینب بیگم نے اس کا صدقہ نکالتے، ملازمین کو اور فینیج کے بچوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنے جو کہا۔

"یا اللہ! تو کتنا رحیم اور رحمان ہے کس طرح مشکلوں سے نکالنے والا ہے، جتنا تیرا شکر کیا جائے کم ہے۔۔" زینب بیگم نے تسبیح کے دانوں پر الحمداللہ پڑھتے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔

"آغا جان آپ کی خود طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ابھی کیوں جانا چاہ رہے ہیں؟ شام۔ میں چلے جایئے گا، میں خود دایان سے کہوں گی کہ آپ کو لے جائے۔ پلیز اب جانے کی ضد چھوڑ دیں اور ناشتہ کر لیں۔۔" زینب بیگم انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں جو رات سے اٹھے ہوئے تھے اور اب جانے پر بضد تھے۔

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بیٹیوں کے آگے بھی کسی کی چلی ہے جو میری چلے گی۔۔ جائیں آپ جا کر ناشتہ لگائیں 'میں نیچے آکر سب کے ساتھ ہی ناشتہ کروں گا۔۔''ناک پر رکھے چشمے کے اوپر سے انکھیں اٹھاتے انہیں دیکھتے بولے۔

''شکریہ آغا جان!!''

''نین!! بیٹے زرا آپ ہماری مدد کر دیں کچن میں۔۔''ملازموں کے ہونے کے باوجود اس گھر کی عورتوں کی عادت تھی کہ کھانا خود ہی بناتی تھیں۔

''جی بڑی مامی آئی۔۔''فرج ہاؤس کے سب مکین کل رات سے یہیں تھے، باقی سب آرام کرنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جس کی وجہ سے زینب بیگم نے باقیوں کو تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا، نین وہیں صوفے پر بیٹھی تھی تو اسے بلا لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”بڑی مامی میں اسپتال جا رہا ہوں بھائی کے پاس، کوئی کام تو نہیں ہے؟“ ارزم کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا اور اب فریش ہو کر اسپتال کے لیے نکل رہا تھا۔

”ہاں بیٹا، یہ کچھ کھانے کے لیے بنایا ہے میں نے یہ لے جاؤ۔۔“ انہوں نے شانزل کے لیے کچھ پرہیزی دلیے وغیرہ بنائے تھے اور گھر والوں کے بھی ناشتہ بنایا تھا۔

”اوکے بڑی مامی۔۔“ ارزم نے ملازم کو گاڑی میں رکھنے کا اشارہ کیا اور نین کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content!

”کیا تم بھی چلو گی؟؟“

”ہمم؟؟ میں؟ نہیں نہیں۔۔“ کسی سوچ میں تھی وہ۔

اس کے اس طرح منع کرنے پر ارزم۔کے ماتھے پر بل پڑے تھے ایس ابھی کیا پوچھ لیا تھا اس نے جو ایسے نہیں نہیں بولا تھا اس لڑکی نے۔اور اس نے تو ایسے ہی پوچھ لیا تھا کہ وہاں سب تھکے ہوئے ہونگے تو یہ کچھ مدد کر دے گی۔

"ام سوری، میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔میں چل رہی ہوں، چلو۔۔پلیزززز!"اس کے ماتھے پر بل اور آنکھوں میں پہلی بار اپنے لیے غصّہ دیکھتے وہ فوراً جانے کے لیے تیار ہوئی تھی۔اس نے تو بس اس لیے منع کر دیا تھا کہ اسے اسپتالوں سے وحشت ہوتی تھی، وہ اس طرح اپنوں کو نہیں دیکھ سکتی تھی وہ اسے بہت خوف آتا تھا اس سب سے۔

کچھ بولا نہیں تھا وہ بس کچن سے باہر نکل گیا تھا اور وہ بھی بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی جلدی جلدی۔

"کیا ہو گیا ہے میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا تھا، مجھے بھی فکر ہے تمہارے بھائی کی، کیا بے حس سنجھتے ہو مجھے ؟؟ تمہیں پتہ تو ہے کہ مجھے اسپتالوں سے عجیب خوف آتا ہے وہاں کی اسمیل

سب بہت عجیب لگتی ہے، بس اس لیے ایسے اچانک منع کر گئی تھی۔" اس کو خاموشی سے گاڑی چلاتے دیکھ وہ بولی۔

"ایسے ہی چپ رہو گے تو، تمہارے بات کرنے پر بھی کبھی بات نہیں کروں گی سوچ لو۔۔ اور جانتے ہو تم مجھے کہ میں جو کہہ دوں تو وہ کرتی بھی ہوں۔" اسے جواب نہ دیتے دیکھ ضدی انداز میں بولی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"ایک بات میری غور سے سنو، یہ جو ہم سب تمہاری ہر بات مانتے ہیں نا؟ یہ صرف اس لیے کہ ہم سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں، تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تمہاری غلط بات میں بھی تمہارا ساتھ دے گے، جو تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہو گا اس میں امید نہ رکھنا کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا۔۔ بھائی سے اتنی نفرت اچھی نہیں ہے میری جان، وہ تمہارا صرف بھلا چاہتے ہیں صرف بھلا یاد رکھنا میری یہ بات اور ہاں جہاں تک تمہارے ڈر کی بات ہے تو میں یہ سن کر تو تمہیں اور وہاں لے کر جاؤں گا کیوں کہ اپنے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈر سے لڑ کر ہی انسان اس دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکتا ہے، اپنے ڈر پر خوف پر قابو پاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اس میں اور رہے گے پر ہم یہ بلکل نہیں چاہے گے کہ تم اپنی کمزوریوں کو پروان چڑھاؤ اور مشکلات کا شکار ہو۔۔" گاڑی آہستہ کرتے اس نے اسے تحمل سے سمجھانا چاہا۔

پتہ نہیں لوگ کیوں بیٹیوں کے ڈر، خوف کی حفاظت کرتے ان کے خوف کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں یہ بیٹیوں سے محبت تو ہرگز نہیں ہے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ان کو ان کے ڈر سے لڑنا سکھائیں، اپنے ڈر، خوف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ثابت قدم رہنا سکھائیں، بیٹیوں کی کمزوریوں کی نہیں بلکہ بیٹیوں کی حفاظت کریں۔ ناز نخرے اٹھانے سے مراد یہ ہی تو ہے کہ آپ بیٹیوں کو ہر چیز کے لیے تیار رکھیں، معاشرے میں اگر جو آپ کے بنا اسے چلنا پڑ جائے تو اس کے قدم لڑکھڑائے نہ، دل کی دھڑکنیں بند ہونے کے درپہ نہ ہوں، انہیں کسی کا سہارا نہ لینا پڑے کہ جس کی وجہ سے وہ کسی دلدل میں گرتی چلی جائیں۔ ناز نخروں کی حقیقت کو پہچاننے کی بہت ضرورت ہے ہمیں۔ ہم ہمیشہ ان کے ساتھ نہیں رہتے، چاہے وجہ کچھ بھی

بنے ہر انہیں ہمارے بغیر معاشرے میں کھڑا ہونا ہے اور اس کے لیے انہیں تیار کرنا فرض کے ساتھ ساتھ ضرورت بن چکی ہے آج کے دور کی۔

"ہمم!" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"پر تمہارا بھائی تھوڑا ابرا بھی ہے۔۔ تم بھی مانو اس بات کو۔۔" کچھ دیر بات اس کی طرف دیکھتی بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاہاہا! اچھا صحیح ہے، بس خوش اب؟ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی کچھ نہیں۔۔" اتنی پریشانی میں بھی بے ساختہ اس کا قہقہہ ہوا میں بلند ہوا تھا۔ یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی تھی۔ اور اس کے ایسے کہنے سے اب اس کے چہرے پر کہیں ڈھونڈنے سے بھی پہلے جیسی افسردگی نظر نہیں آ رہی تھی۔

-

ہلکی سی واہ ہوتی آنکھوں سے اس نے دروازہ کھولتے روتے ہوئے اندر آتی اپنی ماں کو دیکھا۔

”کیسا ہے میرا بیٹا؟ بہت درد ہو رہا ہو گا نا میری جان؟؟“ جگہ جگہ لگے زخموں کو دیکھ اس کے چہرے پر جھکتے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”میں ٹھیک ہوں، ماما! آپ رونا تو بند کررر،، کری۔۔“ اس نے بولتے ذرا سا اپنا سر ہلایا تھا اور درد کی ٹیس اس کے سر میں اٹھی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی بات تک مکمل نہ کر پایا تھا۔

''ارے میری جان ! بس بس نہیں رو رہی میں، بس اب زیادہ بولو نہیں۔۔ درد ہو رہا ہے نا میرے بچے کو جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔۔'' وہ اپنے شیر جیسے جوان بیٹے کے زخم دیکھ اسے چار سال کے بچے کی سی تسلیاں دے رہیں تھیں، ماں تھیں نا، ماں کے لیے تو بیٹا کتنا ہی بڑا کیوں نا ہو جائے، اپنی گود میں کھلاتا وہ چھوٹا سا بچہ ہی لگتا ہے ہمیشہ۔ شانزل مسکرا دیا تھا ان کے انداز پر، ہلکی سی مسکراہٹ تو پاس کھڑے سیراج صاحب کے بھی چہرے پر آئی تھی ان کا یہ انداز اپنے اٹھائیس سالہ پولس آفیسر بیٹے کے لیے دیکھ پر بولے کچھ نہیں۔ وہ کب سے کھڑے شانزل کو بس دیکھ رہے تھے۔ انہیں اس کی پولس کی جاب سے نفرت تھی اور اسی وجہ سے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ جانتا تھا اپنے باپ کی محبت، آہستہ سے بہت مشکل سے سیراج صاحب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ان کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اسے اس حالت میں دیکھ، چاہے انسان کتنا ہی سخت مزاج کیوں نہ ہو اولاد کے آگے آکر وہ سب بھول جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کو تھامتے آگے بڑھے۔

”ٹھیک ہوں میں! فکر نہیں کریں بہت جلد پھر وردی پہنے نظر آؤں گا۔۔“انہیں تسلّی دیتے آخر میں چھیڑا۔

اس بار سر کو بلکل بھی نہیں ہلایا تھا کیونکہ زرا سے ہلانے پر بھی ٹیس اٹھ رہی تھی سر میں۔

”سدھر جاؤ! ابھی باپ نہیں بنے ہو نا! جب بنو گے تب پوچھوں گا۔۔“اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے جھک کر ماتھے پر پیار کیا اور باہر چلے گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”یار ماما! یہ آپ کے جو شوہر ہیں نا! یہ کبھی نہیں سدھر سکتے، انہیں تو پیار جتانا بھی نہیں آتا۔۔افسوس ہے مجھے آپ سے۔۔“مسکراتے ہوئے کہتے آنکھیں موند گیا۔

”بدتمیز! بہت پیار کرتے ہیں وہ تم سے۔۔“

”جانتا ہوں۔۔“ آنکھیں بند کیے ہی بولا۔

”باہر سب تمہارے لنگور دوست کھڑے انتظار کر رہے ہیں تمہارا۔۔ پورا اسپتال سر پر اٹھایا ہوا تھا ان سب نے۔۔“ سر پر ہاتھ پھیرتے بتانے لگیں۔

ان سب کا سنتے ایک گہری مسکراہٹ آئی تھی اس کے چہرے پر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

"آپ لوگ بھی جائیں فریش ہو کر آجائیں جب تک ماما نے کچھ کھانے کے لیے بھجوایا ہے تو وہ بھی ارزم لارہا ہے 'آجائے گا۔" "انہیں اپنے آپ کو دیکھتے، نہیں دیکھتے تو بلکل نہیں گھورتے دیکھ بولی۔

"جی بلکل جیسا آپ کہیں!!!" یمان نے ہی دانت پیستے کہا اور سب باہر کی جانب چل دیے۔ جب کہ اکشم وہیں ایک لگی چیئر پر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نہیں گئے؟" اس کی طرف آئی۔

"ہمم! بس ایسے ہی۔۔ تم بھی جاؤ تھوڑی دیر آرام کر لو گرلز ویٹنگ ایریہ میں۔۔" اکشم نے اتنے عرصے میں اب اس کی طرف دیکھا تھا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں، نماز پڑھنے گئی تھی تو تب ریسٹ کر لیا تھا۔۔" بولتے واپس اپنی جگہ پر جانے کے لیے مڑی۔

"تھینکس!!" اسے جاتے دیکھ بولا۔

"وہ کیوں؟؟" دونوں آئی بروسکیڑیں، سوالیہ انداز میں نظریں اس کی طرف اٹھائیں تھیں، جیسے واقعی سمجھ نہ پائی ہو کہ شکریہ کس بات کے لیے کہا گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وہ یہاں کبھی نہ آتا۔۔ تھینکس اسے یہاں لانے کے لیے۔۔"

"نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہی کہ وہ میرے کہنے پر نہیں آیا پر ہاں اتنا ضرور ہے کہ اسے ایسے ہی آنا تھا سو اس نے ایسے حالات پیدا کر دیے کہ جو وہ چاہتا ہے وہ ہو، وہ اتنا لاعلم نہیں ہے ان

سب سے جتنا ہم سمجھ رہے ہیں، وہ بہت تیز ہے، اس کا دماغ چیتے کی رفتار سے بھی زیادہ تیز دوڑتا ہے، اسے باخوبی علم ہوگا کہ میں اسے صرف ایک اس مقصد کے تحت لینے نہیں گئی اور یہ بھی بتادوں کہ وہ جو کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے، جو یہ سوچ بیٹھا ہے نا کہ وہ آپ سب کی یا میری مرضی پر یہاں آیا ہے یا ہماری مرضی سے ہم اسے چلا رہے ہیں تو یقین جانیں ہم غلطی پر ہیں بلکہ بہت بڑی غلط فہمی میں جی رہے ہیں ہم۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے، وہ پاگل، سر پھرا صرف اپنی کرتا ہے۔ صرف اپنی۔ مجھ سے زیادہ اچھے سے اسے کوئی نہیں جان سکتا، وہ کبھی بھی شطرنج کا مہرہ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہ، وہ کھلاڑی ہے جو پوری بساط پلٹ کر رکھ دے گا اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا، لیکن وہ اپنی تمام تر عقلمندی اور ہوشیاری کے باوجود ایک حماقت کا شکار ہے، اسے لگتا ہے کہ وہ مجھے میرے اپنوں کی محبت سے مجبور کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کروا سکتا ہے، لیکن یہ اس کی بھول ہے، وہ اس ایک بہت بڑی غلط فہمی میں جی رہا ہے' مجھے افسوس ہے اس پر، کل بھی تھا اور آج بھی ہے۔۔'' عکس نے صاف گوئی سے کہتے ایک لمبی سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اتنے اچھے طریقے سے اسے جاننے کے باوجود بہت جگہ چوک گئیں ہیں آپ پراسیکیوٹر صاحبہ، لیکن ایک حقیقت میں بھی بتادوں، تمام تر حقیقتوں کے آگے یہ حقیقت اس کی زات کی سب سے بڑی حقیقت ہے کہ اگر تم کہہ دو تو وہ بساط کو لمحے میں پلٹ کر فاتح ٹھہرنے والا شخص 'شطرنج کا ہار ہوا مہرہ بننے میں زرا نہیں ہچکچائے گا، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ سید دایان حیدر شاہ کی سانسیں تک عکس حیدر شاہ کے کی محتاج ہیں' تو یہ کوئی غلط فہمی نہیں بلکہ سب سے بڑی حقیقت ہے، تمہارے لیے یہ ماننا مشکل ہوگا، کیونکہ تمہاری عادت ہے مفروضے قائم کرنے کی اور ان میں جینے کی، تم سب کچھ اپنے حساب سے چاہتی ہو جبکہ ہر بار ایسا نہیں ہو سکتا اور اب تو ایسا بلکل نہیں ہوگا' یاد رکھنا میری یہ بات۔۔اب وہ ایک زخمی شیر ہے۔۔اور زخمی شیر کو قابو کرنا تو صحت مند شیر کو قابو کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔۔"

اپنی بات مکمل کرتے آخر میں ناچاہتے ہوئے بھی وہ تلخ ہو گیا۔

عکس نے ایک گہری سانس فضا میں لیتے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔اس سے زیادہ وہ نہ کچھ کہہ سکتی تھی اور نہ ہی سن سکتی تھی۔اتنی تلخی؟ سب کے لہجوں میں اس قدر تلخی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوں تھی اس کے لیے؟ سب دایان حیدر شاہ کے حمایتی کیوں بنے ہوئے تھے؟ اس نے کبھی اس کا برا تو نہیں چاہا تھا! نہ یہاں سے جانے کے لیے کہا تھا! ہاں اپنے آپ سے اپنے بھائیوں سے دور رہنے کے لیے کہا تھا! کیونکہ وہ اپنے رشتوں کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ کب غلط کیا تھا اس نے؟

تو کیا اس سے کوئی رشتہ نہیں تھا؟ دل نے کہیں سوال داغا تھا، جسے دماغ نے دباتے فوراً اپنے شکنجے میں لیا۔ نہیں میں نے صحیح کیا تھا اور میں نے اسے اس ہجر کے لیے نہیں کہا تھا، میں نے اسے اپنے ماں باپ، گھر والوں سے الگ نہیں کیا، وہ خود اپنی اکڑ میں گیا تھا، اپنے غصّے میں گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ پیچھے مڑتی بنا کچھ بولے، اپنی سوچوں میں گم قدم بڑھاتی جا رہی تھی، اس نے غور نہیں کیا تھا سامنے رکھے خوبصورت آرٹیفشل لیونڈر رنگ کے پھولوں اور گہرے ہرے پودہ والے بڑے سے گملے پر جس سے وہ بری طرح ٹھوکر کھانے والی تھی، اس سے پہلے کہ وہ اس سے

ٹکراتی کسی نے اس کی کلائی پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچتے ایک فاصلے پر روکا۔اس طرح اچانک سے کھینچے جانے پر اس نے ہڑبڑا کر سامنے والے کو دیکھا۔

”دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟ زیادہ نیند آ رہی ہے تو گھر جا کر آرام کریں کیوں اور مشکلات بڑھانا چاہ رہی ہیں۔۔“عام سا لہجہ تھا پر سامنے کھڑی لڑکی کو یہ عام سا لہجہ بھی اس وقت زہر لگا تھا۔

”تم سے پوچھا ہے میں نے؟ اپنی حد میں رہو۔۔“ایک سخت نگاہ اس کے ہاتھ پر ڈالتے، اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑایا تھا۔

”آپ کا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے، آپ تھک گئی ہیں گھر جائیں اور آرام کریں۔۔“ہاتھ جھٹکنے پر غصّہ تو بہت آیا، 'میں نے کون سا جان کر ہاتھ پکڑا تھا انہیں بچانے کے لیے ہی پکڑا تھا، پر نہیں میں بھی کس پتھر سے سر مار رہا ہوں، 'سوچتے اسے تحمل سے پھر گھر جانے کا کہا۔

پر سامنے کھڑی لڑکی کو ایسا لگا تھا کہ جیسے اس نے اس کا مزاق اڑایا ہو۔ ابھی وہ کچھ کہتی کہ ارزم اور نین کوریڈور سے آتے نظر آئے۔

”اسّلام و علیکم آپی! یہ بڑی مامی نے بھجوایا ہے۔۔“عکس کو کہتے اس کے ساتھ آگے بڑھی۔ دایان ارزم کی طرف بڑھا۔

”کیسا ہے یار؟“ارزم اس کے گلے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”ٹھیک ہوں! کہاں غائب تھے کل؟“

”بس یار کچھ کام تھا!! اور بھائی کیسے ہیں اب؟“

"بہتر ہیں اب! لیکن مکمل بیڈ ریسٹ کہا اور بہت سی احتیاط۔۔"

"شکر ہے اللہ کا۔۔ کون تھے؟ کیسے ہوا؟ کچھ پتہ چلا؟؟"

"آں ہاں!! پولس انکوائری کر رہی ہے پر تم جانتے تو ہو پاکستان کی پولس اور ان کی انکوائری! 'خیر کچھ لوگ پکڑے گئے ہیں اب دیکھو کیا ہوتا ہے؟ پولس کیس ہے۔۔ تو کر رہی ہے پولس اپنا کام۔۔" اپنی باتیں کرتے دونوں شانزل کے روم کی طرف آئے۔

Clubb of Quality Content!

-

"آپ کیوں ہر بار اس بات پر بحث کرتی ہیں، جب آپ کو پتہ ہے کہ میں کسی حال اس بات پر راضی نہیں ہوں گی، تو کیوں پیچھے پڑی ہیں میرے؟؟ آپ کے لیے آپ کا وہ دیور اس قدر اہم ہے کے سگی بہن کو بھولے بیٹھی ہیں، وہ آپ کو نظر ہی نہیں آتی ہے، اس کی خوشیاں؟ چاہت کچھ نظر نہیں آتا ہے؟؟"

"مہراب! بس بہت ہوا' میں سب مانتی ہوں تم بلکل صحیح ہو میری جان! اپنی جگہ پر' پر دیکھو ہم سب بھی تو ہیں کیا وہ اکیلا اتنا اہم ہے تمہارے لیے کہ ہمیں بھولے بیٹھی ہو، واپس آجاؤ، جیسا تم چاہو گی بلکل ویسا ہی ہو گا، آجاؤ اب۔۔" انہوں نے بہت مشکل سے آخری بات کہی تھی، کیونکہ جانتی تھیں کہ اگر وہ واپس آئی تو کیا شرط رکھے گی۔ اسی سے بچنے کے لیے آج تک سب خاموش تھے۔ پر کب تک چلنا تھا ایسے۔ وہ اس طرح ان دونوں کو اپنی زندگیوں کے ساتھ کھیلنے نہیں دے سکتی تھیں۔ ان دونوں کے لیے انہیں اب یہ ہی ٹھیک لگا تھا۔

بالوں کو میسی سے جوڑے میں قید کیے جس سے کچھ لٹیں اس کے چہرے اور گردن پر بکھری ہوئیں تھیں، تیزی سے کچن کاؤنٹر صاف کرتے اس کے ہاتھ ساکت ہوئے۔

"سوچ لیں؟ اپنی بات سے پلٹے گی تو نہیں؟؟ یاد رکھیے گا میں اب وہ مہراب نہیں ہوں، سب کچھ برباد کر کر رکھ دوں گی اگر اب میرے ساتھ دھوکا کرنے کا سوچا بھی تو۔۔" ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئے وجود کو نارمل کرتے تلخی سے جواب دیا۔

''نہیں میری جان نہیں! تم آجاؤ بلکل ویسا ہو گا جیسا تم چاہو گی۔ تھینک یو میری جان! میری بات ماننے کے لیے، تمہیں نہیں پتہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔''آنکھوں میں یک دم آنسو آئے تھے۔

''اچھا اب روئے نہیں۔۔آجاؤں گی بہت جلد، پر کچھ وقت لگے گا مجھے اپنا کام سمیٹنے میں، سب کچھ پاکستان شفٹ کرنے میں، تو اتنا انتظار تو کر لیجیے گا اور غازی اور زیب کو نہیں بتائیے گا میرے آنے کا سرپرائز دوں گی انہیں۔۔''

اپنا رویہ نرم رکھتے بولی۔

''او کے جناب جیسا آپ چاہیں۔۔''انہیں تو اسی بات پر سکون آگیا تھا کہ وہ آرہی ہے، اب چاہے آگے جو ہو وہ بس اب اور اسے ایسے نہیں رہنے دے سکتی تھیں۔ وہ واقعی بہت خوش تھیں پر اس کی شرط جانتی تھیں اور وہ سوچ کر انہیں آنے والے وقت سے خوف آیا تھا۔ پر

اب کیا کیا جا سکتا تھا، تقدیر نے یہ ہی لکھا تھا تو یہ ہی صحیح۔ تقدیر کے آگے کس کی چلی ہے آج تک۔

"اچھا خدا حافظ اپیہ! مجھے ایک ضروری میٹنگ کے لیے جانا ہے' بعد میں بات ہوتی ہے پھر۔۔"

"او کے میری جان! خدا حافظ!" کہتے فون رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

سب فریش ہو کر آچکے تھے، عکس اور نین نے ان سب کو سینڈوچیز نکال کر دیتے کیفے سے منگوائی چائے بھی ان کے آگے رکھ دی۔ جسے بغیر کسی لفظ کے وہ سب خاموشی سے اٹھا گئے تھے۔

عکس نے نین کو اشارہ کیا تھا کہ دایان کو بھی دے دے جو ارزم کے ساتھ ذرا فاصلے پر کھڑا باتیں کر رہا تھا۔اس کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔

"دایان سینڈوچ۔۔"نین نے اس کی طرف آتے سینڈوچ اس کی طرف بڑھایا۔جسے اس نے خاموشی سے لے کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تھینکس !!"

-

"اچھا تم آرام کرو اب اور یہ بتاؤ کچھ کھاؤ گے بھابھی نے سوپ اور دلیہ بھجوایا ہے۔۔" اس سے پوچھتی اٹھی تھیں۔

"نہیں ابھی کچھ نہیں۔۔آپ ایسا کریں ان سب کو اندر بھیج دیں۔۔"

"ڈاکٹر نے منع کیا ہے سب کو ایک ساتھ بھیجنے سے۔۔"

"آپ کہیں تو صحیح وہ لوگ مینیج کر لے گے۔۔مجھے بات کرنی ہے کچھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا اچھا بھئی !ایک تو تم لوگوں کی باتیں۔۔"مریم بیگم اسے پیار کرتی باہر آئیں۔

"بکارہاہے آپ لوگوں کا دوست آپ سب کو جائیں۔۔"انہیں مسنوئی گھورتے ہنستے ہوئے بولیں۔

”تھینک یو آنٹی۔۔“ کہتے سب اندر بڑھے۔

شانزل کو ڈور کھلنے کی آواز محسوس ہوئی تھی اور ساتھ کئی قدم اپنے بستر کی جانب بڑھتے محسوس ہوئے پر اس نے اپنی آنکھیں موندے رکھی تھیں ہاں البتہ ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی ضرور آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content!

”بہت ڈرا دیا تھا لڑکے۔۔“ اکشم آ کر اس کے پاس رکھے اسٹیل کے اسٹول پر بیٹھا۔

اکشم کی آواز سنتے اس نے آنکھیں کھولیں تھیں۔ آنکھوں کھولنے میں اسے تکلیف ہو رہی تھی۔

”سوری۔۔“ اتنا کہہ کر باقیوں کی طرف دیکھا تھا جو اسے گھور رہے تھے۔

"بھائی اب کیسے ہیں؟؟"ارزم نے آگے بڑھتے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں میری جان!"

"بھائی ایسے اسٹنٹس نہ دکھایا کریں بھئی۔۔جان حلق میں آجاتی ہے۔۔"ارزم نے بھی آخر میں شکوہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے نہیں ایسے کیسے نہ دکھائے گے یہ 'انسان کو اتنا بھی اپنے آپ کو عقلِ کل نہیں سمجھنا چاہیے کہ عقل ہی گھاس چرنے چلی جائے۔۔"سرمئی آنکھوں نے پل میں رنگ بدلا تھا۔
غصّہ تو ویسے ہی ناک پر رہتا تھا جناب کی۔

”دایان،،۔“اس نے اسے کچھ کہنا چاہا۔

”بندہ بتادیتا ہے، کسی کو تو انسان اعتماد میں لیتا ہے۔۔“اب کے یمان کی شفاف پیشانی پر بل پڑے تھے۔

”نہیں نہیں یہ کیسے کسی کو بتائے گے کچھ، یہ تو ایس ایس پی سید شانزل فرج شاہ ہیں نا یہ کیسے بھلا بتا سکتے ہیں، یہ تو سب خود ہی ہینڈل کر لے گے۔۔“ابی بھی کہاں خاموش رہنے والا تھا۔

”انہیں تھوڑی نہ کچھ فرق پڑتا ہے کوئی مرتا ہے تو مرے ان کی وجہ سے انہیں صرف اپنی بہادری کے جوہر دکھانے سے مطلب ہے۔۔“غازی نے تو ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اور ابھی بھی دایان کو دیکھتے اپنی بات کہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"غازی!!ادھر آؤ یار۔۔"اس نے ان ناراض کھڑے لڑکوں کو دیکھا اور مسکرا دیا۔

"اب ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ سے بات کرنے میں، ہمیں صرف آپ کو دیکھنا تھا سو دیکھ لیا ٹھیک ہیں اب آپ، سو اب ہم چلتے ہیں۔۔"اس نے باقیوں کو دیکھا۔

"کیا؟؟ چلو!!انہیں ویسے بھی ہم سے کوئی بات نہیں کرنی ہو گی، ہم کہاں اتنے اہم ہیں۔۔"ان سب کو بت بنے کھڑے دیکھ بولا۔

ابھی وہ سب کچھ کہتے یا کرتے اس کے سر میں پھر ٹیس اٹھی تھی۔

"آہ!!"سر کی طرف اپنا ڈرپ لگا ہاتھ لے جاتے زور سے آنکھیں میچیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”کیا ہوا؟؟ ڈاکٹرر، ڈاکٹر کو بلاؤ!!“ غازی فوراً اس پر جھکا تھا اور دایان نے ڈاکٹر کو آواز لگائی

۔

سب اس کی طرف بڑھے۔

”نہیں ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت نہیں، ٹھیک ہوں میں بس سر میں زرا درد ہے۔۔“

ان سب کو غصّہ بھلائے اپنے قریب دیکھ ایک سکون اپنے اندر اترتا محسوس کیا تھا اس نے۔
صحیح کہتے ہیں دوست راحتِ جاں ہوتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوست شاید ایسے ہی ہوتے ہیں، جن کے پاس ہونے سے درد ہوتے ہوئے بھی پتہ نہیں چلتا، جو اگر آپ کے ساتھ ہوں تو جلتے انگاروں سے بھی آپ ہنس کر گزر سکتے ہیں، دوست زندگی کے لیے بلکل اسی طرح ضروری ہیں جس طرح آتی جاتی سانسیں، دل کی دھڑکتی دھڑکنیں یا جسم میں دوڑتا خون۔ وہ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جن کے پاس اچھے دوست ہوتے ہوں اور اس شخص سے زیادہ تو اس پوری کائنات میں کوئی کیا ہی بد قسمت ہو گا کہ جس

کا ایک بھی بہترین دوست نہ ہو۔زندگی انہی جان سے عزیز دوستوں سے ہی تو سہل ہے۔
کسی نے صحیح لکھا ہے کہ "دوست کا کندھا دل ہوتا ہے" انسان اپنی ہر بات، ہر غم ہر خوشی ہر تکلیف ہر احساس ہر مشکل، ہر شکوہ، ہر شکایت، ہر غلطی، ہر مداوا بنا کسی فکر کے اس کندھے پر سر رکھ کر اس دل میں قید کر دیتا ہے۔زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ایک بہترین اور مخلص دوست ہوتا ہے۔'اور یہ ہی دوست اگر دشمن بن جائے تو پھر چاہے منہ میں سونے کا چمچہ ہو یا سونے کے لیے گلاب کا بستر 'انسان فقیر ہو جاتا ہے اور پھر اسے یہ نیند کی خواہش اس کی آخری آرام گاہ تک لے جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ اتنا بڑا مسلہ نہیں تھا یار میں پہلے بھی تو کر چکا ہوں، پر ان لوگوں نے اس دفعہ بہت ہوشیاری سے مجھے ڈبل کروس کرنے کی کوشش کی ہے، میری گاڑی میں بوم فکس تھا، جس کی خبر ملتے ہی میں نے وہ ڈفیوز کرواتے اپنا روٹ بدلا، پر ان لوگوں نے بیک اپ پلین بھی تیار کرر کھا تھا۔جس کی وجہ سے یہ سب ہوا، لیکن مسلے کی تو یہ بات ہے کہ میں نے اس راستے پر بھی کڑی نگرانی کروائی تھی پر موقع پر وہاں کوئی زی روح موجود نہیں تھی۔یہ جو کل ٹرکس

جانتے تھے وہ کوئی چھوٹے موٹے ڈرگ ڈیلرز کے نہیں تھے، یہ بہت بڑا مافیا ہے، کچھ لوگ نہیں یہ پورا ایک گندہ تالاب ہے جو گندی زہریلی مچھلیوں سے بھرا ہوا ہے۔اس کے پیچھے عام لوگ نہیں ہیں بلکہ اس شہر کے اس ملک کے عزت دار، اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے وہ لوگ ہیں جو دولت اور پاور کے نشے میں دُھت ہیں۔ورنہ آج وہاں پولس کی نفری موجود ہوتی۔۔سب ملے ہوئے ہیں!!!سال ے ے،، سببب۔۔" تحمل سے انہیں سب بتاتے آخر میں اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔

اس کی باتیں سنتے سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ان سب کو ہی اس اندھے قانون اور ملک کے ایمان فروشوں پر غصّہ آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی آرام کرو، یہ سب سوچنے کا وقت نہیں ہے، ابھی تمہیں صرف اپنے ٹھیک ہونے پر توجّہ دینی ہوگی۔۔اور فکر نہیں کرو تمہارے ہی تھانے میں گیا ہے کیس اور کیس کورٹ تک چلا جائے اس بات کو یقینی ہم بنائے گے تم اس کی فکر نہ کرو۔۔اتنا بھی آسان نہیں ہے اس ملک کو تباہ کرنا جہاں اس ملک کی بنیادوں کو کمزور کرتے یہ دیمک نمادرندے ہیں تو وہیں اس

ملک پر جان دینے اور لینے دونوں سے پیچھے نہ ہٹنے والے اس ملک کے محافظ بھی موجود ہیں، جہاں بدی ہے تو نیکی بھی ہے، جھوٹ ہے تو سچ بھی ہے۔۔ آرام کرو۔۔" اکشم نے کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"اب تم لوگ بھی ہنس دو بھئی، ٹھیک ہوں میں۔۔"

"اچھا بس صحیح ہے، اب چپ ہو جا منع کیا ہے ڈاکٹر نے زیادہ بولنے سے۔۔ ڈرا دیا تھا یار بہت سب کو، تو اتنا تو بنتا تھا نا۔۔" دایان کہتے اکشم کی چھوڑی جگہ پر بیٹھا اور بس سب نے اپنی اپنی کہنا شروع کردی۔ اب کمرے میں ان سب کی ہلکی ہلکی آوازیں تھی اور انہیں سنتا بستر پر لیٹا وہ۔

"اچھا بھائی اب میں چلتا ہوں۔۔ نین کو بھی لے آیا تھا ساتھ تا کہ وہ ماما کو راضی کر لے گھر جانے کے لیے ورنہ وہ تو ہل نہیں رہیں ہیں۔۔ تو وہ بھی انتظار کر رہی ہو گی، میں پھر آتا ہوں

شام میں۔۔اوکے اللہ حافظ ! خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔"شانزل کو بتاتے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"ہمم ! !"اس کی بات سنتے بس ہلکا سا مسکرا دیا۔یہاں آکر بھی اندر آنے کی زحمت نہیں کی تھی اس نے۔وہ صرف ماما کے لیے آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: